ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور (پاکستان)

نگرانِ اعلیٰ
مفتی محمود

امیر المومنین سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کا ایک ورق

- امیر المؤمنین سید احمد شہیدؒ
- شہر شہر سے
- رواں دواں
- یوم مئی
- مزدوروں کا عالمی دن
- اسلام اور مزدور
- تجلیات خداوندی
- اللہ والوں کی دنیا
- ملتان کے لیل ونہار
- طلبار کی سرگرمیاں
- دار العوام اور مسائل

قیمت ڈیڑھ روپیہ
شمارہ ۱۹

مولانا زاہد الراشدی سے ایک اہم انٹرویو

۱۱ مئی تا ۱۷ مئی ۷۹ء
۱۴ تا ۲۰ جمادی الثانی ۹۹ھ

کسی کی جیت نہیں اور کوئی ہارا نہیں

اب اتحادِ عمل کے سوا گذارا نہیں
اب امتحان کا اہلِ وطن میں یارا نہیں

بتائیں حُبّ وطن کے اجارہ دار مجھے
کیوں اتحاد کا رستہ انہیں گوارا نہیں

نہ انتشار کی باتیں کرو خدا کے لیے
یہ بحر وہ ہے کہ جس کا کوئی کنارا نہیں

ہے خارزارِ سیاست سنبھل کے رکھنا قدم
کوئی "پٹاری" نہیں یہ کوئی پٹارا نہیں

وطن سے دُور رہے ہو خدارا سچ کہیے
کہیں یہ غیر کی جانب سے تو اشارہ نہیں

تمہیں نے عہدِ وفا کی قسم اٹھائی تھی؟
تمہیں کو عہدِ وفا آج کیوں گوارا نہیں

وطن سے پیار اگر ہے تو آؤ مل بیٹھو!
وگرنہ صاف کہو یہ وطن ہمارا نہیں

"کبھی کبھی مجھے یہ بھی خیال آتا ہے"
یہ جادہ جس پہ چلے آؤ ہو تمہارا نہیں

تم افتراق کی راہوں پہ ہو مگن ورنہ
کہاں کہاں تمہیں جانانِ جاں پکارا نہیں

کچھ اپنے آپ میں آؤ تو ہو خبر تم کو
تمہارے ہاتھ مری قوم کا ستارا نہیں

اے صبح بھولے ہوؤں شام کو پلٹ آؤ
کسی کی جیت نہیں اور کوئی ہارا نہیں

تم اپنے "ماضیِ رخشندہ" کو نہ یاد کرو
چلے نہ شانہ بشانہ تو کوئی چارا نہیں

تمہارا شیوہ تو الحاد دشمنی ہوتا
خلافِ کفر تمہاری زباں پہ نعرہ نہیں

بنے ہو قوم کی نیّا کے ناخدا لیکن
کوئی بھی مسئلہ تم نے کبھی سنوارا نہیں

لکھی تمہارے مقدّر میں ہے یہ دربدری
تمہیں جو ربِّ سمٰوات کا سہارا نہیں

بہت سی قومیں تباہ ہو گئیں اسی راہ سے
یہ راہ اہلِ خرد کے لیے دل آرا نہیں

وہ اتحاد کا پرچم اٹھائیں گے اکرام
جنہیں تفرقہ گری قوم میں گورا نہیں

اکرام القادری

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۱۹

جمعۃ المبارک ۱۱ مئی ۷۹ء ۱۴ جمادی الآخر ۹۹ھ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک
سالانہ
۶۵ ـــ روپے
ششماہی
۳۳ ـــ روپے
سہ ماہی ـــ ۱۷/- روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

تگ و تاز

بائیں بازو کی جماعتوں میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ خواہش زور پکڑتی جا رہی ہے کہ انہیں متحدہ قوت کے ساتھ اسلام دوست جماعتوں کا مقابلہ کرنا چاہیے بلکہ خواہش سے بڑھ کر اس سلسلے میں درپردہ اور کھلے طور پر عملی کوششیں بھی ہو رہی ہیں۔ پروگریسو پیپلز پارٹی کے کنوینر جناب کوثر نیازی نے امید ظاہر کی ہے کہ انتخاب سے تین ماہ قبل بائیں بازو کی جماعتوں میں مضبوط اتحاد قائم ہو جائے گا۔ مساوات پارٹی کے سربراہ حنیف رامے تے مشہور سوشلسٹ انتہا پسند لیڈر اور ان کے ہمسفروں سے بچت وپنہ محاذ آزادی کے کنوینر معراج محمد خاں بھٹو صاحب کے مرقد پر آنسو بہانے پہنچ گئے وغیرہ وغیرہ۔

بظاہر یہ تمام تگ و تاز اور بھاگ دوڑ محض اسی لیے ہو رہی ہے کہ بائیں بازو کے سوشلزم پر یقین رکھنے والے تمام گروپ اکٹھے ہو کر انتخاب لڑیں اور کامیابی کی منزل کو پا لیں۔ ان رہنماؤں کی حالیہ سرگرمیوں کو کچھ اسلام دوست قوتوں کے انتشار و افتراق سے بھی تقویت پہنچ رہی ہے ان کا کہنا ہے کہ اب موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں اپنی سابقہ رنجشوں کو فراموش کر دینا چاہیے تاآنکہ اسلام دوست باہم اکٹھے ہو جائیں۔

اس کے برعکس اسلام دوست قوتوں اور جماعتوں میں جس قسم کا انتشار پایا جاتا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہر جماعت اپنی ہی ڈفلی بجا رہی ہے اور اپنی ہی راگنی الاپنے میں مسرور و مگن ہے ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض اسلام دوست اور نظریہ پاکستان کی اجارہ داری کا دعویٰ کرنیوالی جماعتوں کا رویہ انتہائی مایوس کن اور ملک و ملت کے مفاد کے سراسر منافی ہے۔ مزید یہ کہ ایک ایسی جماعت جو ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی علمبردار ہونیکی مدعی ہو اسکی تمام تر تگ و دو مسلمانوں میں فرقہ واریت کے جراثیم پیدا کرنے میں لگی ہوئی ہے اس جماعت کے مقتدر رہنما قریہ قریہ بستی بستی اور ہر گلی محلے میں اسلام دوست قوتوں کو ٹکراتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں ان رہنماؤں نے یہ سمجھا ہوا ہے شاید اس قسم کی فضا پیدا کر دینے سے ہمارے ہمدردوں اور پرستاروں میں قابل قدر اضافہ ہو جائے گا لیکن انہیں یہ نہیں معلوم کہ اس طرح سے مخالف عنصر کو تقویت ملے گی اور وہ اگر خدانخواستہ اپنے عزائم میں کامیاب ہو گیا تو پھر فرقہ واریت کے اس بھوت کو باتوں کی بجائے لاتوں سے سیدھا کیا جائے گا۔

پھر وہی کچھ ہوگا جو ہمارے ایک قابل احترام راہنما کی دستار مبارک سے لاہور کے ایک جلوس میں ہو چکا ہے۔ شاید دستار بطور تبرک چھوڑ کر بھاگنے کی بھی مہلت نہ ملے۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اکرام القادری

شانِ صحابہؓ زندہ باد

شانِ رسالتؐ زندہ باد

ہمارا نصب العین

خدا کی زمین پر خدا کا نظام

جمعیتہ علماءِ اسلام کے زیرِ اہتمام

کُل پاکستان

نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس لاہور

ماہِ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں

نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے جسمیں ملک بھر سے لاکھوں فرزندانِ توحید و شمعِ رسالت کے پروانے شرکت فرمائیں گے ۔

مفصّل پروگرام کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا

مرکزی شعبہ نشر و اشاعت جمعیتہ علماءِ اسلام چوک رنگ محل لاہور

فون ۶۷۷۱۵

بشکریہ روزنامہ امروز لاہور

امیر المومنین حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

۶ مئی کو حضرت احمد شہید علیہ الرحمۃ کی برسی منائی گئی۔ ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ کے مقام پر مسلمان مجاہدوں اور مہاراجہ پنجاب کی سکھ فوج کے درمیان رن پڑا۔ جس میں اسلامیان برصغیر کے نامور قائد سید احمد شہیدؒ بریلوی نے جام شہادت نوش فرمایا اور پھر بالاکوٹ ہی میں آسودۂ خاک ہوئے۔ سید احمد شہیدؒ دینی معاشرتی اور معیشتی اصلاح کے علمبردار اور برصغیر میں مسلمانوں کی تحریک جہاد کے عظیم قائد تھے ان کی شہادت سے اسلامیان ہند کی اس تحریک کو شدید نقصان پہنچا جو انہوں نے سکھوں اور مرہٹوں سے محور اور دوسری طرف انگریزی استعمار کے خلاف شروع کی تھی یوں لگتا تھا کہ مایوسی اور قنوطیت مسلمانوں کا مقدر ہو گئی ہے مگر سید احمد شہیدؒ نے حریت پروری اور حریت کیشی کی جو شمع روشن کی تھی وہ برصغیر کے مسلمانوں کے قلب و ذہن کو مستنیر کرتی تھی اور انہیں تابناک مستقبل کا پتہ دیتی رہی۔ یہ کیا کم تھا کہ سید احمد شہیدؒ نے جب نعرۂ جہاد بلند کیا تو ادبار کی تاریکی میں گھری ہوئی امت مسلمہ نے اپنی پوری توانائی سے لبیک کہا اور یہ ثابت کر دیا کہ اضمحلال و انحطاط کے اس دور میں بھی بے حوصلہ نہیں ہوئی۔

بہر طور جب سید احمد شہیدؒ نے مسلمانوں کو عظمت رفتہ کی بازیابی کے لیے میدان عمل میں نکلنے کی دعوت دی تو ابتداءً دردمند اور بے لوث افراد ہی آگے آئے مگر وہ علائق دنیا سے دامن کش ہو کر آئے حرص و ہوس سے آزاد اور ایثار و قربانی کے جذبے سے سرشار سید احمد شہیدؒ نے اس جمعیۃ کو خالصتاً اسلامی مقاصد کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منظم کیا اور انہیں فن حرب و ضرب کی باقاعدہ تربیت دی تاکہ اُن طاغوت و اعوان سے معرکہ آرائی کا ہنگام آ پہنچے تو اعلائے کلمۃ الحق کرنے والے امتحان میں سرخرو نکلیں سید احمد شہیدؒ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے علمی خانوادے کے چشم و چراغ تھے آپ ۱۷۸۶ء میں رائے بریلی میں پیدا ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ برصغیر کے مسلمان ابتلاء اور آزمائش سے دوچار تھے ان کی صفیں منتشر اور اذہان پر مایوسی کا سایہ تھا۔ نکبت و ادبار کے اندھیروں میں کہیں سے امید کی کوئی کرن پھوٹتی نظر نہیں آتی تھی۔ حق تعالےٰ نے یہ منصب سید احمد شہیدؒ کے لیے مختص کر دیا تھا کہ مسلمانان ہند کو درس جہاد دیں انہیں حقائق سے آنکھیں چار کرنے اور اپنی قوت فکر و عمل سے اپنے روز و شب بدلنے پر آمادہ کریں۔

حضرت شاہ ولی اللہ کے جلیل القدر خانوادے نے اپنی کاوش سے اس کے لیے بنیاد مہیا کر دی تھی۔ سید احمد شہیدؒ نے اس پر ایک رفیع الشان عمارت اٹھائی سید احمد شہیدؒ کو اس خانوادے بالخصوص شاہ ولی اللہ کے پوتے شاہ اسماعیل علیہ الرحمۃ کی بھرپور اخلاقی امداد اور عملی تعاون میسر آیا انہوں نے برصغیر کے شمال مغربی علاقے سے تحریک جہاد کے آغاز کرنے کا فیصلہ کیا ان کا خیال تھا کہ یہاں وہ مجاہدین کی سپاہیانہ تربیت بھی کر سکیں گے اور پھر سکھوں کے خلاف جنگ کرنے میں انہیں آسانی رہے گی۔ وقت نے ان کے فیصلے کی صحت پر صاد کیا۔ انہوں نے پے در پے حملے کر کے سکھ فوج کے چھکے چھڑا دیئے اور خاصے وسیع رقبے کو اس کے تسلط سے آزاد کرا لیا آزاد علاقے میں خلافت راشدہ کے نمونے پر حکومت قائم کی گئی اور اسلامی قوانین نافذ کیے گئے لیکن بعض قبائل کی غداری نے حالات کا رُخ پلٹ دیا اور بالاکوٹ کے معرکے میں مجاہدین کو شکست اٹھانا پڑی۔ اس سانحہ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اپنوں کی غداری اور ریشہ دوانیاں کتنی مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ بہر طور سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقاء نے جو قندیل روشن کی اس سے کئی اور شمعیں جلیں اور برصغیر کی تحریک کو نئی وسعتیں ملیں جیسا کہ پہلے ذکر آیا۔ آپ ۱۲۰۱ھ مطابق ۱۷۸۶ء بریلی میں پیدا ہوئے چار سال چار ماہ چار دن کے بعد آپ کی تسمیہ خوانی ادا ہوئی اور آپ کو مکتب میں داخل کیا گیا۔ آپ کا دل مکتب میں نہ لگا اور وہاں جانا ترک کر دیا۔ والد بزرگوار نے بیٹے کی فطری صلاحیتوں کا اندازہ کر لیا تھا سو انہیں جسمانی و ورزشی اور مجاہدانہ قوتوں کو فروغ دینے کی طرف راغب کیا سید احمد شہید اپنے ہمعصر لڑکوں کو جمع کرتے انہیں دو گروہوں میں تقسیم کرتے اور مصنوعی جنگ لڑتے۔ اس سے ان میں عسکریت کا جذبہ بیدار ہوا۔ کچھ عرصہ بعد آپ شاہ عبدالقادرؒ کے سپرد کیے گئے۔ جن سے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۱۶ء میں دہلی واپس آئے اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ۱۸۲۱ء میں حج کے لیے مکہ معظمہ گئے اور ۱۸۲۴ء میں واپس وطن پہنچے اس پنجاب پر سکھ قابض تھے مسلمانوں کی دینی آزادی چھن چکی تھی اذان دینے کی اجازت نہ تھی آپ نے مسلمانوں کو سکھوں کی چیرہ دستیوں سے نجات دلانے کا عزم کیا اور مجاہدین کی ایک جماعت لے کر سرحد کے علاقے میں چلے گئے اور ۱۸۲۷ء میں اکوڑہ کے مقام پر سکھوں سے ان کی پہلی جنگ ہوئی جس میں دشمن کو شکست ہوئی ۱۸۳۰ء میں انہوں نے پشاور فتح کر لیا اور یہاں اسلامی قوانین نافذ کئے بعض مقامی سرداران پابندیوں کو تادیر برداشت نہ کر سکے اور سرکشی پر آمادہ ہوئے ۱۸۳۱ء میں آپ مجاہدوں کے ساتھ بالاکوٹ سے گزر رہے تھے کہ سکھوں کے نرغے میں آ گئے آپ اور حضرت شاہ اسمٰعیل

عام انتخابات میں عوام طالع آزما سیاستدانوں کو مسترد کردینگے

دینی عقائد کے خلاف باتیں کرنے والوں کو سزا ملنی چاہیے، درخواستی

لاہور۔ جمیعت علمائے اسلام کے امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ چاروں صوبوں کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور انشاء اللہ یہ سب باہم متحد رہ کر ملک کی بقاء واستحکام کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور اسلامی نظام حیات کی تکمیل کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب تمام سیاسی پارٹیاں اس بات پر متفق ہیں کہ بلدیاتی انتخابات عام انتخابات کے بعد ہونے چاہئیں تو حکومت کو اس کا احترام کرنا چاہیے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں مکمل اسلامی آئین نافذ کیا جائے تاکہ لادین عناصر اپنی سازشوں میں کامیاب نہ ہوسکیں۔

مولانا درخواستی نے کہا کہ پاکستانی عوام آئندہ انتخابات میں ان لوگوں کو مسترد کر دیں گے جنہوں نے قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ پر کفر کے فتوے لگائے تھے اور انشاءاللہ ان کو عبرتناک شکست ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ عوام ان طالع آزما سیاستدانوں کو بھی آئندہ انتخابات میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے جن لوگوں نے تخلیق پاکستان سے آج تک اپنے دورِ اقتدار میں باوجود اختیارات ہونے کے ملک میں اسلامی نظام نافذ نہیں کیا۔

درخواستی صاحب نے روزنامہ مشرق کے ایڈیٹر ضیاءالاسلام اور دوسرے صحافیوں پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ صحافی قوم کی امانت ہیں اور ملک کی بہترین خدمت کر رہے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی سازشوں کی مؤثر روک تھام کریں انہوں نے راولپنڈی پریس کلب میں ہونے والے ہنگامے کی شدید مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ بعض عناصر سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ملک میں بحران پیدا کرنا چاہتے ہیں اگر اس قسم کے عناصر پر کڑی نظر نہ رکھی گئی اور انہیں قرار واقعی سزا نہ دی گئی تو یہ لوگ کھل کر اسلام اور مسلمہ دینی عقائد کے خلاف اظہار خیال کریں گے جس سے عام مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہونا یقینی ہوگا۔

عالمِ اسلام کیلیے سعودی عرب کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں

مفتی محمود

مفتی محمود پاکستان کے خمینی ہیں، امام حرم شیخ عبداللہ بن سبیل

مکہ معظمہ: پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ اس وقت اسلام خطرات اور بے پناہ مشکلات سے دوچار ہے۔ جس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے طلباء اور نوجوان نسل دینی اور دنیاوی علوم میں مہارت حاصل کرکے خود کو تیار کریں وہ مکہ معظمہ میں شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی میں طلباء سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے طلباء کو تلقین کی کہ وہ حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ مومنوں کی صفات پیدا کریں۔ اجتماع میں پاکستان بھارت بنگلہ دیش افغانستان امریکہ اور دیگر ملکوں کے طلباء شامل تھے۔ مفتی محمود نے بعد میں رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل شیخ محمد علی الحرکان سے ملاقات کی۔ اور عالم اسلام کو درپیش مسائل پر تبادلہ خیال کیا جس میں جمشید پور میں مسلم کش فسادات، افغانستان، ایران اور برما میں کمیونزم اور سوشلزم کے امور بھی شامل تھے۔ مفتی محمود نے دنیائے اسلام کے لیے سعودی عرب خصوصاً رابطہ عالم اسلامی کی خدامات کو سراہتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ شاہ خالد کی راہنمائی میں سعودی عرب کو مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

قبل ازیں مفتی محمود نے حرم شریف کے امام شیخ عبداللہ بن سبیل سے ان کے گھر پر ملاقات کی۔ اس موقع پر ممتاز علماء اور شیوخ بھی موجود تھے۔ اس مرحلہ پر امام حرم نے مفتی محمود کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ”وھو خمینی الباکستان“

عام انتخابات سے قبل بلدیاتی انتخابات نہ کرائے جائیں

مولانا محمد اجمل خان

جمعیتہ علماء اسلام کے قائم مقام سیکرٹری جنرل مولانا محمد اجمل خان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عام انتخابات سے قبل بلدیاتی انتخابات پر اصرار کرنے سے حکومت کے سیاسی مخالفین کو شکوک وشبہات کی فضا پیدا کرنے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی کا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات عام انتخابات کے بعد کرائے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور قائد جمعیتہ مولانا مفتی محمود پہلے ہی حکومت پر واضح کر چکے ہیں کہ پاکستان قومی اتحاد عام انتخابات سے پہلے بلدیاتی انتخابات قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ حکومت عام انتخابات سے پہلے بلدیاتی انتخابات پر کیوں زور دے رہی ہے جبکہ یہ کام منتخب حکومت ہی بہتر کر سکتی ہے انہوں نے کہا کہ عوام کی اکثریت اس حق میں ہے کہ بلدیاتی انتخابات عام انتخابات سے مؤخر ہوں کیونکہ ایک تو انتشار کا خطرہ ہے اور دوسرا یہ کہ نااہل لوگ آگے آئیں گے اور ملک بازیچہ اطفال بن کر رہ جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ بعض شکست خوردہ عناصر بلدیاتی انتخابات پہلے کرانے پر زور دے رہے ہیں تاکہ وہ اپنی خواہش کے مطابق افراد لے آئیں اور ملک کو پھر اسی راہ پر گامزن کر دیں جس پر سابق حکمران چلتے رہے ہیں۔ انہوں نے قومی اتحاد کے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ امن وامان سے رہیں اور بلدیاتی انتخابات کے سلسلہ میں قومی اتحاد کے موقف پر سختی سے عمل کریں اور اس کی طرف سے دوٹوک اعلان کے منتظر رہیں۔

انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ اور عشر ایسے نازک کام میں بھی اگر دیانت دار اور دیندار لوگوں پر بددیانت اور نااہل افراد کو ترجیح دی گئی۔ جیسا کہ دی جا رہی ہے تو اس کے نتائج انتہائی بھیانک ہوں گے انہوں نے کہا کہ ہمیں صدر پاکستان اور حکومت کی نیت پر شبہ نہیں لیکن نوکر شاہی پر ضرورت سے زیادہ خوش اعتمادی بھی درست نہیں۔ انہوں نے کہا جس قسم کے لوگوں کو زکوٰۃ اور عشر کمیٹیوں میں آگے لانے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ ہمارے لیے ہرگز قابل قبول نہیں اگر انہی لوگوں کو ان کمیٹیوں میں رکھنے پر اصرار کیا گیا تو خدشہ ہے کہ زکوٰۃ و عشر کی وصولی میں مشکلات پیدا ہوں

ہمارے اسلاف اور ان کے مجاہدانہ کارنامے

یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کھرے اور کھوٹے یا سچّے اور جھوٹے کی تمیز فرحت اور خوشی کے وقتوں میں نہیں بلکہ تکالیف اور مشکلات میں ہوا کرتی ہے جیسے شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ ؎

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند
لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

اس لیے جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جب ہی دعوت اسلام کے لیے مبعوث ہوئے تو ان کو ابتداء ہی فرحتوں یا خوشیوں کا سامنا کرنا نہیں پڑا بلکہ جیسا کہ قرآن کریم، احادیثِ پاک اور صحیح تواریخ میں وضاحت سے آیا ہے سب کو آزمائش کا سامنا کرنا پڑا اس مقدس راہ میں بعض شہید کر دیئے گئے اور بعض کو شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مقدس ہے کہ سب انبیاء علیہم السلام نے دعوت اسلام کے سلسلہ میں بڑی بڑی مصیبتیں برداشت کی ہیں مگر میں نے اس مقدس سلسلہ میں سب سے زیادہ مصیبتوں کو برداشت کیا ہے، چند افراد نے اسلام کے نام پر واقعی اپنے مفادات کے لیے اسلام کا نعرہ لگایا اور خوب سیاسی، معاشی وغیرہ مفادات حاصل کئے اور اس دنیا میں اللہ والوں کا ایک گروہ بھی ضرور موجود چلا آرہا ہے جو دین اسلام کے لیے مصائب کی فکر سے بے نیاز ہو کر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کام کرتا چلا جا رہا ہے اور کسی قسم کی فکر نہیں کرتا۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے بھی ان حضرات کا تعارف یوں کرایا ہے

موحد چہ بر پائے ریزی زرش
چہ فولاد ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نہ باشد ز کس
ہمیں است توحید بنیاد و بس

ہندوستان میں اس الٰہی تحریک کی بنیاد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہٗ کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی حضرت شاہ صاحبؒ نے علمی لحاظ سے ایسے بے نظیر کارنامے سرانجام دیئے جو آنے والی نسل کو قیامت تک مستفید کرسکتے ہیں لاریب حضرت شاہ ولی اللہ نور اللہ مرقدہٗ کے جانشین بانیان دارالعلوم دیوبند ہیں اور دیوبند کے بزرگوں سے یہ بھی منقول ہے کہ حضرت شیخ سعدیؒ سیاحت ہندوستان کے زمانہ میں شاہ صاحب ممدوحؒ سے ملاقات کے لیے دیوبند تشریف لائے تھے نیز حضرت امام انقلاب مولانا سندھی مرحوم کی روایت ہے کہ

"ہمارے اساتذہ دیوبند شاہ عبدالعزیزؒ (خلف اکبر شاہ ولی اللہؒ) کے شاگردوں کے شاگرد ہیں ہم نے ان کا طریق نہایت تحقیق سے حاصل کیا ہم افغانستان اور ترکی میں رہے۔ فقہاء حنفیہ میں اپنے مشائخ سے بہتر عالم کہیں نظر نہیں آئے اس کے بعد ہم حجاز میں رہے جہاں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، سب موجود ہیں اور حنابلہ کی حکومت ہے اتفاق سے وہاں حنفیہ کو اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھا جاتا (مگر موجودہ وقت میں کوئی ایسی شدت بھی نہیں ہے از راقم عفا اللہ عنہ) مگر ہم نے جب اپنا تعارف شاہ ولی اللہؒ کے طریقہ پر کرایا تو علماء حرمین کو ہمارے مسلک سے کوئی خصومت نہ رہی (بحوالہ الفرقان کا شاہ ولی اللہ نمبر) دراصل شاہ ولی اللہ کی تحریک کو دارالعلوم دیوبند نے پوری طرح کامیابی سے ہمکنار کیا، قدرت نے حضرت شاہ صاحب ممدوحؒ کو جہالت کے خلاف جہاد کرنے کے بھرپور مواقع عطا فرمائے جہاد بالسیف کی نوبت نہ آئی تھی کہ حضرت شاہ صاحب کو قدرت کی طرف سے بلاوا آگیا اس کے بعد آپکے پوتے حضرت سیدنا اسماعیل شہید نور اللہ مرقدہٗ نے حضرت سید احمد شہید کے ساتھ شامل ہو کر تلوار کے بھی خوب خوب جوہر دکھائے یہ تحریک جہاد ایسی جامع تھی کہ ان مجاہدین کے حالاتِ زندگی جو مختلف کتب میں بکھری ہوئی ہیں پڑھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں رہ جاتا کہ ایک انسان سے جس قدر اسلامی خدمات ممکن ہوسکتی ہیں وہ سب کی سب ان حضرات نے انجام دی ہیں جہاں یہ حضرات مسلمانوں کو اسلام کی سربلندی کے لیے جہاد پر آمادہ کرتے وہیں ان کو اسلام کی سیدھی سادی زندگی اور کتاب و سنت کے اتباع کی تبلیغ کا بھی فریضہ ادا کرتے جاتے تھے بدعت و شرک، تعزیہ پرستی، پیر پرستی، اور تمام غیر اسلامی رسوم و بدعات کا قلع قمع کرتے تھے لوگ جوق در جوق ان کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوتے تھے اور کتاب و سنت کے راستہ کو اختیار کرتے تھے غرضیکہ مسلمانوں میں دین کی اصل روح پیدا کر دی اور ان کو اسلام پر عمل کرنے کی محبت پیدا کرا دی جھوٹی شرافت اور تفاخر نسب کو لوگوں نے ہیچ سمجھا شراب کا پینا موقوف کر دیا، داڑھیوں کا منڈانا ختم ہوگیا، آپس میں محبت صلہ رحم شروع ہوگیا مولوی طفیل احمد صاحبؒ

مصنف مسلمانوں کا روشن مستقبل لکھتے ہیں۔

"سید احمد صاحب کے بعد ہندوستان کی مذہبی حکومت مولوی ولایت علی صاحب کے سپرد ہوئی۔ مولوی ولایت علی صاحبؒ ناظم بہار کے نواسے بڑے رئیس زادے اور ناز و نعم میں پرورش پائے ہوئے تھے مگر مذہبی تحریک نے ان کی بالکل کایا پلٹ دی تھی اور باوجود ایک جماعت کے امیر مقرر ہو جانے کے اپنی جماعت والوں کی خود آپؒ خدمت کیا کرتے تھے اور جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اور اپنے سر پہ لاد کر لایا کرتے تھے اپنے ہاتھوں سے کھانا پکاتے اور مٹی گارے کا کام انجام دیتے تھے اسی زمانے میں آپکے والد ماجدؒ نے اپنے ایک خدمت گار کے ہاتھ چار سو روپیہ اور کچھ قیمتی کپڑے پٹنہ سے آپ کے پاس رائے بریلی بھیجے اس وقت آپ موٹا تہہ بند باندھے ہوئے مسجد و مکان کی تعمیر کے کام میں مصروف تھے اور گارے میں لتھڑے ہوئے تھے پرانے ملازم نے بھی آپ کو نہ پہچانا اور بتانے پر بھی یقین نہ کیا کہ یہی مولوی ولایت علی صاحبؒ ہیں بالآخر جب اسے یقین آ گیا تو آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر زار و قطار رونے لگا اور نقد و پارچہ جات پیش کئے آپ نے انہیں سید صاحبؒ کی خدمت میں پیش کر کے بیت المال میں داخل کرا دیا اس قسم کی تربیت کے بعد وہ کونسی مشکل تھی جو ان اصحابؒ کے سامنے ٹھہر سکتی تھی صرف اسی ممدوحؒ یعنی مولوی ولایت علیؒ کے ایسے کمالات کتابوں میں بکھرے ہوئے ملتے ہیں جن سے انسانیت کی معراج اور علو مرتبہ کے بے مثال کارناموں سے عقل حیران رہ جاتی ہے، یہ مقدس لوگ کبھی ایک جگہ بھی پیر یا مخدوم وغیرہ بن کر نہیں بیٹھے بلکہ گاؤں گاؤں قریہ قریہ مارے مارے پھرتے تھے اور جہاں کا حکم ہوتا تھا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر وہاں چلے جاتے تھے حالانکہ اس زمانہ میں ریل وغیرہ نہ ہونے کے باعث معمولی سفروں میں بھی ہفتے اور مہینے لگ جاتے تھے مگر خدا گواہ ان کے پائے استقلال میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہ ہوتی تھی اسی مذکورہ یعنی حضرت مولانا ولایت علی صاحبؒ کے چھوٹے بھائی جناب مولانا عنایت علی صاحبؒ کو بنگال میں اپنے بھائی کے پاس سرحد جانے کا حکم ہوا تو اسی وقت کمر بستہ ہو کر چلے گئے اور وہاں کے لڑائیوں میں شریک ہوئے پھر دوسری بار جب ضرورت ہوئی تو عام جائداد کا بیع نامہ کر کے روانہ ہو گئے اور سرحد میں دوبارہ پہنچ کر مسلسل آٹھ دس سال تک دینی خدمات انجام دیں حتیٰ کہ بھوک کی حالت میں درختوں کے پتے اور کونپلیں کھانے کی نوبت آئی جن سے خون کے دست آنے لگے اور اسی حالت میں صبر و استقامت کے ساتھ جان، جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اسی طرح ایک اور صاحب کمال بزرگ اس جماعت میں حضرت مولانا یحییٰ علی صاحب ٹپنوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپؒ بڑے رئیس اور بڑے عالم دین بھی تھے جن حالات میں آپ نے مذہبی تبلیغ کی وہ عجیب و غریب ہیں قارئین کی ضیافت طبع کے لیے صرف ایک واقعہ بطور نمونہ درج ذیل کر رہا ہوں۔

مولانا مرحوم پہ ایک عدالت میں یہ جرم قائم کیا گیا تھا کہ وہ اپنے عزیزوں کے ساتھ جو سرحد میں تھے خط و کتابت کرتے ہیں اور ان کے پاس امداد کے طور پہ مالی امداد کرتے ہیں اس جرم میں آپ پہ ۱۸۶۴ء میں مقدمہ چلایا گیا حوالات میں آپؒ پر جو سختیاں گزریں وہ ناقابل بیان ہیں مگر حضرت مولانا صاحبؒ کی یہ کیفیت تھی کہ ہر وقت ذکر و شغل میں منہمک شاداں اور فرحاں رہتے تھے اور بجز ذات باری تعالےٰ کے کسی چیز سے خائف نہ ہوتے تھے آپ نے پیشی کے وقت عدالت سے ترک موالات کر رکھی تھی نہ آپؒ کسی کو وکیل کرتے تھے اور نہ سوال کا جواب دیتے تھے اور ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہتے تھے پہلے دن جب ظہر کی نماز کا وقت آیا تو آپ نے عدالت سے نماز کی اجازت چاہی عدالت نے اجازت دینے سے انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ ہماری غیر حاضری میں ہمارے خلاف شہادت کی سماعت جاری رکھی جائے اس پہ ہمارا نقصان تو ہوگا اس پر بھی عدالت رضامند نہ ہوئی اور نماز کی اجازت نہ دی تو کل ملزموں کے ساتھ اجلاس کے اندر ہی سنگینوں کے پہرہ میں تکبیر کہہ کر نماز با جماعت ادا کی جب دَور دَور تک اسی طرح ہوتا رہا تب عدالت نے ایک ایک ملزم کو باہر لے جا کر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی یہ اصحابؒ زمانہ حوالات میں تین مہینے تک کال کوٹھڑیوں میں رکھے گئے اس قید تنہائی میں بھی مولانا یحییٰ علی صاحبؒ کا فیض تبلیغ جاری رہا پہرے کے سپاہی اکثر سکھ یا گور کھے ہوا کرتے تھے۔ آپؒ اکثر ان کو ای یا ربِ متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار کا وعظ سنایا کرتے تھے سپاہی کھڑا روتا رہتا جب پہرہ بدلتا تو آپ کی صحبت چھوڑ کر جانا پسند نہ کرتا اس وقت کتنے ہی غیر مسلم سپاہی موحد مسلمان بن گئے تھے ان سنگین حالات میں بھی اللہ والوں نے فریضۂ خدمت اسلام سے کوتاہی نہیں کی بے شک ان کے جسموں کو قید کیا گیا۔ مصائب کے پہاڑ کھڑے کر دیئے گئے مگر ان اللہ والوں کے دل اور زبان آزاد تھے جن پہ بجز حاکم حقیقی کے کسی غیر کی حکومت نہ چل سکتی تھی اور نہ چل سکی یہ عظیم الشان اسلام کا کھرا اور سچا قافلہ بڑھتے بڑھتے دیوبند پہنچا یہ دَور جیسا کہ تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے بڑا نازک ترین دَور تھا اس لیے کہ اسلام کا سب سے بڑا حریف اور بدترین دشمن انگریز سامراج ہندوستان میں عذاب الٰہی کی صورت میں عیسائیت کی نشو و نما اور ملک گیری کے ذریعہ اسلام کو خیر باد کہنے کے لیے اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے منحوس خواب دیکھنے کا متمنی تھا انگریز ہندوستان میں بڑی بڑی تمنائیں اور آرزوئیں کے ساتھ آیا تھا اور آتے ہی احتیاطاً اس نے چند مذہبی بہروپیوں کو خریدا اور ایجنٹ کے طور پر اپنی ہی مدح میں کسی سے پچاس الماریاں کتابوں سے بھر وا دیں اور کسی سے ہندوستان کو دارالاسلام قرار دلوایا مگر اس ناعاقبت اندیش کو یہ معلوم نہ تھا کہ دیوبند میں چند ابابیل ایسے بھی رہتے ہیں جو انگریزوں کے ہاتھیوں کی ہلاکت و بربادی کا سامان رکھتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے جس جماعت کی بنیاد رکھی تھی اب وہ بالکل بے سر و سامانی کے باوجود بلکہ جن کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا بھی نہیں تھا انگریز جیسے ظالم و جابر کے خلاف لڑنے کا مورچہ سنبھال لیا اب ایک طرف بم تھے بندوقیں اور رائفلیں تھیں اور دوسری طرف

بقیہ صفحہ ۳۲

دیوبند کے قاسم و محمود اور ان کے جاں نثار تلامذہ جو صرف اور صرف قال اللہ اور قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے لیس تھے باقی رہے نام اللہ کا اللہ اللہ کیا مقام ہے کہ انگریز سامراج بڑی کامیاب سی آئی ڈی کے باوجود بھی ان حضرات کے رازوں سے واقف نہ ہو سکا بلکہ اکثر بار چھاپے مارے مگر بُری طرح ناکام رہے اور سننے میں تو یہاں تک آیا ہے کہ خطرناک دستاویزات میں سے اگر کوئی کاغذ انگریز کے قبضہ میں آیا تو وہ ان کو سفید اور بالکل سفید دکھائی دیتا تھا سی آئی ڈی والوں نے بھی بڑا کمال دکھایا کہ فقراء کی صورت میں ایک خادم بن کر ساتھ رہتے سب کچھ دیکھتے مگر تلاشی لیتے وقت پھر بھی بفضل الٰہی بالکل ناکام ہی رہتے بجائے کہ علماء اسلام کو ہزاروں کی تعداد میں اپنی اپنی قربانیوں کا نذرانہ بارگاہ الٰہی میں پیش کرنا پڑا مگر بالآخر بڑی ذلت کے ساتھ انگریز کو بھی بوریا بستر لپیٹنا پڑا اور بقول مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہٗ اگر علماء حق قربانیاں پیش نہ کرتے تو ملک آزاد نہ ہوتا مشہور قول ہے کہ کراچی میں مولانا محمد علی صاحبؒ جوہر مرحوم کے موجودگی میں حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مرحوم نے جو جرات مندانہ عدالت کو اپنا بیان دیا تو مولانا جوہرؒ چیخ اٹھے حضرت شیخ الاسلام کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا کہ حضرت اپنا بیان بدل دیں حضرت شیخ الاسلام نے ٹھکراتے ہوئے فرمایا کہ جوہرؒ اگر بیان بدلا تو ایمان بدل جائے گا اسی عدالت میں حضرت شیخ مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ ہم برطانیہ کی رعایا کے طور پر نہیں بلکہ مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہیں۔"

اور حضرت مولانا ابوالکلام آزاد علیہ الرحمۃ نے اپنے مشہور مقدمہ جو ۱۲۴ الف کے تحت چلایا گیا عدالت میں ایسا جرات مندانہ بیان دیا جو آج "قول فیصل" کے نام سے مشہور ہے مولانا نے فرمایا "اسلام کسی حال میں جائز نہیں رکھتا کہ مسلمان آزادی کھو کر زندگی بسر کریں مسلمانوں کو مٹ جانا چاہیے یا آزاد رہنا چاہیے تیسری راہ اسلام میں کوئی نہیں (ابوالکلام آزادؒ) نیز فرمایا اب ۱۲۴ الف کا مقدمہ چلایا گیا ہے لیکن بدقسمتی سے یہ بھی مقصد برآری کے لیے کافی نہیں کیونکہ جو تقریریں ثبوت کے لیے پیش کی گئی ہیں وہ ان بہت سی باتوں سے خالی ہیں جو میں اپنی بے شمار تقریروں اور تحریروں میں ہمیشہ کہتا رہا ہوں اور وہ شاید گورنمنٹ کے لیے زیادہ کار آمد ہوتیں صـ۸۶ قول فیصل۔ نیز یہ کہ

"میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نہ صرف اس کا مجرم ہوں بلکہ ان لوگوں میں ہوں جنہوں نے اس جرم کو اپنی قوم کے دلوں میں تخم ریزی کی ہے اور اس کی آبیاری کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دی ہے میں مسلمانان ہند میں پہلا شخص ہوں جس نے ۱۹۱۲ء میں اپنی قوم کو اس جرم کی عام دعوت دی اور تین سال کے اندر اس غلامانہ روش سے اس کا رخ پھیر دیا جس میں گورنمنٹ کے پُرپیچ فریب نے مبتلا کر رکھا تھا پس اگر گورنمنٹ مجھے اپنے خیال میں مجرم سمجھتی ہے اور اس لیے سزا دلانا چاہتی ہے تو میں پوری صاف دلی کے ساتھ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ کوئی خلاف توقع بات نہیں ہے جس کے لیے مجھے شکایت ہو صـ۸۸ نیز فرمایا کہ "یقیناً میں نے کہا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ (گورنمنٹ برطانیہ) ظالم ہے لیکن اگر یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں میں نہیں جانتا کہ کیوں مجھ سے یہ توقع کی جائے کہ ایک چیز کو اس کے اصلی نام سے نہ پکاروں؟ میں سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں صـ۱۰۳ علاوہ ازیں بڑی جرات سے فرمایا "اگر میری ان دو تقریروں کے مطالب ۱۲۴ الف کا جرم ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ صرف پہلی اور پندرھویں جولائی ہی کا ارتکاب کیوں منتخب کیا گیا ہے؟ میں تو اس کثرت کے ساتھ اس کا ارتکاب کر چکا ہوں کہ فی الواقع اس کا شمار میرے لیے ناممکن ہو گیا ہے مجھے کہنا پڑے گا کہ میں نے گذشتہ سالوں کے اندر بجز ۱۲۴ الف کے اور کوئی کام نہیں کیا پھر فرمایا ہمارا اعتقاد صرف خدا پر ہے اور اپنی غیر مختتم قربانی اور غیر متزلزل استقامت پر مہاتما گاندھی کی طرح میرا یہ اعتقاد نہیں ہے کہ کسی حال میں بھی ہتھیار کا مقابلہ ہتھیار سے نہیں کرنا چاہیے اسلام نے جن حالتوں میں اس کی اجازت دی ہے میں اسے فطرت الٰہی اور عدل و اخلاق کے مطابق یقین کرتا ہوں صـ۱۳۱ تیرا اس جرات مندانہ بیان میں تو بہت کچھ ہے ہم نے اپنی عادت کے مطابق تھوڑا تھوڑا سا نمونہ قارئین حضرات کی خدمات میں پیش کیا ہے جب حضرت مولانا آزادؒ کو اس جرم کی سزا ایک سال قید بامشقت سنائی گئی تو فرمایا "یہ تو اس سے بہت کم ہے جس کا میں متوقع تھا" اور یاقوت و جواہرات سے بہت زیادہ قیمتی یہ جملہ ہے جو حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ "میں مجرموں کے کٹہرے میں محسوس کرتا ہوں کہ بادشاہوں کے لیے قابل رشک ہوں"

اسی طرح ۱۲۴ الف کا ایک مقدمہ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بھی دائر ہوا شاہ جیؒ سے کئی قسم کے مختلف سوالات میں ایک یہ سوال بھی ہوا کہ کیا "آپ نے کہا تھا کہ وہ کافر تھا غلام احمد (قادیانی) حضرت شاہ جیؒ نے جواباً برملا فرمایا "میں نے ہزاروں مرتبہ غلام احمد کو کافر کہتا ہوں اور کہتا رہوں گا یہ میرا مذہب ہے باقی مرزا غلام احمد کی اپنی کتابوں میں درج ہے جس میں انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا تھا اللہ اکبر ۱۲۴ الف جس کی سزا، سزائے موت بھی ہو سکتی ہے یہ حضرات بے خوف و خطر کس طرح جرات ایمانی کا مظاہرہ فرما رہے ہیں کہ نہ زندگی کی فکر ہے اور نہ ہی موت کا ڈر بے خوف و خطر دھڑلے کی چوٹ سے اپنے قلبی واردات تختہ دار پر بھی واضح واضح کر کے با بانگ دُہل اسلاف کر رہے ہیں مگر آج کل ان ٹھوس تاریخی واقعات کو بھی ہضم کر کے عوام کی آنکھوں میں دھول اور خاک ڈال کر ان کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ علماء دیوبند آزادی وطن کے اور تقسیم ملک کے مخالف تھے خدا جانے وہ کیسے صحافی ہیں جن کا ضمیر اتنا مردہ ہو چکا ہے کہ وہ سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کہہ کر عوام میں اضطراب پھیلانے کا موجب بنتے ہیں جب سامراج نواز لوگ اپنے آپ کو یا اپنی ہم جنس جماعت کو پاکستان کا حلیف ثابت کرنے کی خواہ مخواہ کی کوشش کرتے ہیں تو اس احقر راقم عفا اللہ عنہ کو جناب عبداللہ ملک کا ایک جملہ "تاریخ سے گریز کیوں؟" جو آپ کی

اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ غریب کی غربت کو اسکی تقدیر سمجھ کر قبول کر لیا جائے

اکابرین جمعیتہ علماء اسلام کل پاکستان کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کے مطابق ملتان میں بھی مزدوروں کا عالمی دن "یکم مئی" شان و شوکت سے منایا گیا۔ اجلاس میں دیگر مقررین کے علاوہ جناب سید خورشید عباس صاحب گردیزی (امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع ملتان) نے بھی خطاب فرمایا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ:۔

حضرات محترم! کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام مزدوروں کا عالمی دن "یکم مئی" بھرپور انداز سے ملک کے طول و عرض میں منا رہی ہے۔ اس یوم منانے سے ہمارا مقصد مزدوروں سے اظہار ہمدردی کے علاوہ ان کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں ان کو اپنے تعاون اور جدوجہد کا یقین دلانا ہے۔ نیز استحصالی قوتوں اور طاغوتی طاقتوں کے ظلم و تشدد اور قوت و جبروت کے خاتمہ میں نہ صرف ان کے شانہ بشانہ ان کی جدوجہد میں شریک ہونا بلکہ ہراول دستہ کے طور پر کام کرنا بھی ہے۔

اکابرین و کارکنانِ جمعیتہ اس بات پر یقین محکم رکھتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہے جو ہر طبقہ حیات کے لیے اسلام کے درخشندہ اصولوں کو راہنمائی کے لیے کافی و وافی سمجھتے ہیں۔ اور دیانتداری سے اسے اپنا کر تمام طبقے خصوصاً مزدور اور کسان برادری جن کی اس ملک میں واضح اکثریت ہے اپنے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

اسلام ایک نظریاتی دین ہے۔ دنیا کے ہر ازم کے مقابلے میں وہ امتیازی اور بہترین پروگرام پیش کرتا ہے۔ اس پروگرام کو اپنانے کے لیے ضروری ہے کہ صحیح علم و عمل کو معاشرے میں رہنمائی کے لیے پیش نظر رکھا جائے۔

علم و عمل کا یہ حسین امتزاج نبی برحق حضرت محسنِ انسانیت کی حیات مقدسہ کا تجزیہ کرنے سے بخوبی مل سکتا ہے۔ آپ نے جس عمل سے اپنی امت کو نوازا ہے۔ اس کا اعادہ کریں اور غور و فکر کریں۔ کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے واقف ہیں؟ اور کس قدر عمل کرتے ہیں؟

میرا اپنا حال تو یہ ہے کہ "سب اچھا" کے مصداق اپنے احتساب کو غیر ضروری سمجھتا ہوں جبکہ ایک واعظ مقرر اور لیڈر کی حیثیت سے ہر وہ بات کہتا ہوں جس پر خود عمل نہیں کرتا۔ حالانکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کلام ہی دنیا کے تمام لوگوں کو سخت متنبہ کیا کہ "وہ اس منہ کو قیامت کے روز جہنم کی آگ سے سی دیا جائے گا جو نیکی کی تلقین تو کرتا تھا۔ مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا"

میری دعا ہے کہ خدا ہمیں ایسے برے حشر سے بچائے۔

میں اپنی گذارشات مختصر اعرض کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک کو نجی سطح پر اور اجتماعی سطح پر غریبوں مزدوروں اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بھرپور کام کرنا چاہیے۔ یہی دین فطرت کا تقاضا ہے یہی درس قرآن ہے اور یہی حقیقی نظام مصطفیٰ ہے کہ صدیوں پرانے سامراجی نظام کو بدل کر غریبوں اور مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

آخر وہ صبح کب طلوع ہوگی جب غربت میں پسے ہوئے لوگوں کو ظالم حریص، سرمایہ دار اور جاگیردار کے چنگل سے نجات ملے گی۔ کیا کوئی غیرت مند مسلمان یہ دیکھ کر برداشت کر سکتا ہے کہ غریب مزدور کی معاشی بدحالی کو تقدیر سمجھ کر قبول کرے؟ کسان طبقہ عظیم محنت کے باوجود گندم کے دانہ دانہ کو ترس رہا ہے؟ جبکہ فصل کی زندگی اسی کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ایسے حالات میں گندم کے ہر خوشہ کو جلا دیا جائے۔ جبکہ خدا اور رسول کے نام لیواؤں پر حکم خداوندی ہے کہ ضرورت کا رکھ لو۔ اور باقی راہ خدا میں تقسیم کر دو۔ اور مزدور کا حق پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ کیا یہ لینن اور مارکس کا قول ہے کہ جو خود کھاؤ اپنے مزدور کو کھلاؤ۔ اور جو خود پہنو وہی اپنے مزدور کو پہناؤ۔ نہیں نہیں یہ اس رحمت العالمین کا ارشاد گرامی ہے۔ جو اکثر اپنے لیے غریبوں کی رفاقت پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے اے خدا! مجھے غریبوں میں زندہ رکھ۔ غریبوں میں موت آئے اور غریبوں کے ساتھ روز محشر میرا حشر ہو۔

بہرحال یہ بات عیاں رہے کہ استحصالی معاشرہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ ہم خلافت راشدہ کا ذکر کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی کا نام لیتے ہیں تو مزدوروں اور کسانوں کے لیے اسلامی اصلاحات کی بحالی کا مطالبہ کریں۔ لوگوں کو نان جویں تک کو میسر نہیں۔ اور معاشرتی بالادستی رکھنے والے مرغن غذائیں کھاتے ہیں۔

غریب آدمی کا جسم چیتھڑوں کا عادی بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ اس کے بالمقابل ایک طبقہ اطلس و کمخواب کے سوا کچھ نہیں پہنتا

ملک کے سرمایہ دار اور جاگیردار ذاتی اغراض کے تحفظ کے لیے اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔

اور اوقاف کی ملکیت ہی رہے۔ جبکہ اسلام بھی ملکیت کا تحفظ کرتا ہے۔

رودِ رواں

زاہد بلند شہری

پاکستان کا پُرامن ایٹمی پروگرام اور امریکی اقتصادی امداد کی بندش

امریکی حکومت نے روایتی دوہری پالیسی پر عمل کر کے اور دائیں بازو کے ملکوں کی طرف بڑھتے ہوئے کمیونزم کے عفریت کے خطرے کو پس پشت ڈال کر پاکستان کی اقتصادی امداد بند کر دی ہے۔ اور اب اس بات کا خدشہ ہے کہ امریکہ میں کام کرنے والے پاکستانی ماہرین کو بھی اس سزا میں شامل کیا جاوے گا۔

امریکی حلقوں کے مطابق یہ امداد محض اس لیے بند کی گئی ہے کہ پاکستان ایٹمی ٹیکنالوجی کے میدان میں قدم رکھ رہا ہے اور امریکہ نہیں چاہتا کہ دنیا میں ایٹمی اسلحہ کی دوڑ شروع ہو جائے۔

اپنی اس نام نہاد "ایٹمی اسلحہ مخالف" پالیسی کو امریکہ نے عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک عرصہ سے سوویت شوشلسٹ ریپبلک سے ایٹمی اسلحہ کی پیداوار میں کمی کے لیے مذاکرات کی داغ بیل ڈال رکھی ہے۔

حال ہی میں سننے میں آیا تھا کہ دونوں فائق طاقتوں کی خصوصی کمیٹیوں نے ایک معاہدہ کی دستاویز تیار کر لی ہے جس پر عنقریب امریکی صدر کارٹر اور سوویت صدر لیونڈ برزنیف دستخط کریں گے۔

اس معاہدے کے بعد امریکہ اور سوویت یونین خطرناک اور اس معاہدے میں طے پائی گئی تعداد سے زیادہ اسلحہ ضائع کر دیں گے۔ ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کے لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ کیا واقعی سوویت یونین اور امریکہ کسی ایسے ایک معاہدے پر پہنچنے کے بعد اس پر حقیقی عملدر آمد کریں گے؟

درحقیقت سوویت یونین اور امریکہ دونوں اپنے اپنے مخالفوں اور خصوصاً اسلام کی چھاپ والے ممالک کو ایٹمی ٹیکنالوجی سے دور رکھنے یا اس سے روکنے کے لیے ایک "ڈرامائی معاہدہ" کر رہے ہیں جس کے بعد وہ ایٹمی ٹیکنالوجی نہ دینے کے لیے ان ممالک سے عذر مجبوری کر سکنے کے قابل ہو جائیں گے۔

اس معاہدے پر دستخط ہونے سے قبل ہی امریکہ نے اس کی "ریہرسل" پاکستان اور کسی حد تک برازیل پر شروع کر دی ہے۔ ابھی تک تو امریکہ اپنی دانست میں اس کوشش میں کامیاب رہا ہے۔ اور اس نے فرانس کی حکومت کو اپنی خارجہ پالیسی کے دام میں اچھی طرح پھانس لیا ہے۔

حال ہی میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ "ہم فرانس سے مذاکرات جاری رکھے ہوئے ہیں۔"

فرانس کی حکومت نے امریکی دباؤ کے بعد جس لیت و لعل کا مظاہرہ کیا ہے وہ عالمی ضابطہ اخلاق کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اور پھر فرانس ایسے بزعم خویش تہذیب و اخلاق کے علمبردار ملک کو تو ویسے بھی یہ رویہ زیب نہیں دیتا۔

ممکن ہے۔ امریکہ نے دنیا بھر میں اسلام کے حق میں چلنے والی تحریکوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فرانس کو خبردار کیا ہو کہ انہیں ایٹمی ٹیکنالوجی سے لیس کر کے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری جائے۔

امریکہ، برطانیہ اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کی اسلامی تحریکوں سے خوف زدگی اپنی جگہ بجا ہے۔ کئی صدیوں سے مسلمانوں کا استحصال کرنے والے اب اپنا یوم حساب قریب دیکھ کر بالکل اسی طرح سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔ جس طرح صرف ایک شخص سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے خلاف تمام عیسائی دنیا اکٹھی ہو گئی تھی۔

۱۹۷۸ء میں جنرل ضیاء الحق نے ایک غیر ملکی کو انٹرویو دیتے ہوئے (شاید مغرب کو خوش کرنے کے لیے) واضح الفاظ میں کہا تھا کہ پاکستان میں بائیں بازو کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ صدر پاکستان کی وضاحت کے بعد یہ امید ہو چلی تھی کہ شاید امریکہ بہادر اپنی خارجہ پالیسی میں نرمی کرے گا مگر جنرل صاحب کی یہ وضاحت بالکل بے سود رہی۔ حالانکہ خود جنرل ضیاء الحق کی حکومت دائیں بائیں کسی ایک بازو کی حامی نہیں ہے۔ خالص نظریاتی حکومت ہے۔ مگر جنرل صاحب نے یہ "وضاحت" امریکہ کی اس پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے کی تھی جو وہ کمیونسٹ ملکوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو روکنے کیلئے اپنائے ہوئے ہے۔

مگر پاکستان کی اقتصادی امداد روک کر امریکہ نے بالواسطہ پاکستان کو ایٹمی پروگرام پر عملدر آمد روکنے کا الٹی میٹم دے دیا۔ حالانکہ جنوبی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا میں سوویت روس پھیلے ہوئے اثر و رسوخ کا مقابلہ صرف اس صورت میں کیا جا سکتا ہے جبکہ ان دونوں سمتوں کے آٹھوں ملکوں کو نہ صرف فوجی اسلحہ سے بلکہ ایٹمی ٹیکنالوجی سے لیس کر دیا جائے۔ اور اس پر عملدر آمد کی بہتر صورت یہ ہوتی کہ ان ملکوں کو اسلحہ بنانے میں خود کفالت کی حالت تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ حالیہ امریکی فیصلے سے یہ بات اب واضح اور صاف ہو گئی ہے۔ کہ امریکی سینٹ اور کانگریس کی سیٹوں پر براجمان بڑے بڑے یہودی دائیں اور بائیں کے فرق کو ترک کر کے مسلم اور غیر مسلم کا فرق پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور صدر کارٹر بھی مسلم دشمنی میں اپنے

باقی صفحہ ۲۲ پر

عبد الصمد صارم الازہری

تجلیات خداوندی

جس طرح کیمیا کے طالب کبھی کیمیا نہ بنا سکے البتہ کشتے پھونکنا خوب جانتے ہیں اور کیمیا کی طلب ہی چند ایک بوٹیوں سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے طالب، تمام عمر صرف کر دیتے ہیں اور خدا کو نہیں پاتے ہاں چند ایک تجلیات سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں سو ان میں بھی بہت کچھ حصہ خیالات کا ہوتا ہے مگر یہ تجلیات محض خیالی بھی نہیں ہوتیں جیسا کہ آجکل کے فلسفی کہتے ہیں۔ انہیں کچھ پتہ نہیں ان کا یہ خیال بھی تو ایک خیال ہے، تجربہ کچھ اور ہی کہتا ہے یہاں نہ پا سکنا ہی پا لینا ہے۔ جس نے اس کی جستجو کی اور جدوجہد کے بعد بھی اسے نہ پا سکا اور عاجز رہا تو اس نے بقدر اپنی کوشش و عجز کے اسے پا لیا۔ یہ عالم ہی نرالا ہے یہاں نہ پا سکنا ہی پا لینا ہے۔

اس کی ذات تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی البتہ صفات و تجلیات کا دروازہ کھلا ہے بقدر مجاہدہ ہر شخص اس کی صفات سے بہرہ ور ہوتا ہے مگر ان تجلیات میں خود صاحب مجاہدہ کے خیالات کا بڑا حصہ ہوتا ہے پھر بھی تجلیات خداوندی کو محض خیالی چیز نہیں کہا جا سکتا، فلاسفہ جن کی ساری بنیاد خیال پر ہوتی ہے ان تجلیات کو بھی خیالی کہتے ہیں، ایسا نہیں ہے گو ان کی یہ بات بالکل غلط بھی نہیں ہے، جن اہل دل کو تجلیات ربانی ہوتی ہیں انہیں قدرتی طور پر کچھ ایسا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ تجلیاتِ رحمانی و خیالی میں فرق کر لیتے ہیں، انہیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی تجلی میں کس حد تک ان کے اپنے خیال کا دخل ہے۔ مخلوط تجلیات میں بھی انہیں صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ کتنا حصہ حقیقت کا ہے اور کتنا خیال کا۔

گو ان لوگوں کو شعور و لاشعور جیسی اصطلاحات کا علم تک نہیں ہوتا مگر یہ شعور و لاشعور سے واقف ہوتے ہیں اور فلاسفہ کی کم عقلی پر ہنستے ہیں کہ یہ ہر چیز کو خواب و خیال کے دائرے میں لاتے ہیں کیونکہ ان کی تگ و دو یہیں تک ہے ایک عالم شعور و لاشعور وغیرہ سے بھی بالا ہے۔ جہاں ان کی پہنچ نہیں ہو سکتی اور فکر و نظر و علم و عقل سے وہاں تک ان کی رسائی نہیں ہو سکتی جب تک کہ یہ مجاہدات و مراقبات کی گھاٹیوں سے گزریں۔ انسان پر مجاہدات سے کچھ ایسی نئی راہیں کھلتی ہیں جہاں علم و فلسفہ اور فکر و نظر بہت سطحی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

فلاسفہ نے اللہ تعالےٰ، روح و روحانیات اور الٰہیات کے بارے میں علم و عقل کی روشنی میں فکر و نظر کی رہبری سے بہت کچھ اونچی باتیں کہی ہیں مگر اصحابِ باطن کی نظر میں وہ باتیں نہایت سطحی ہیں۔ ان لوگوں نے علم و فکر کے گھوڑے دوڑائے تو کسی حد تک سرحد تک پہنچ سکے آگے جانے کے لیے کسی اور سواری کی ضرورت تھی وہ ان کے پاس نہ تھی تو یہ لوگ اسی کو منزل سمجھ بیٹھے اور لگے دون کی ہانکنے۔

انسان کے لیے علم حاصل کرنے کی دو راہیں ہیں ایک کتابی اور دوسری غیر کتابی کتابی علم والے دنیا میں ایسے انقلابات نہیں لا سکے جیسے غیر کتابی والے اور کتابی علم والوں نے مادیات و محسوسات میں ترقی کی، روحانیات میں نہ کر سکے بلکہ اکثر تو انکار ہی کر بیٹھے، اس دور کے فلسفی ہر غیر محسوس و غیر معقول کا انکار کرتے ہیں اس لیے نہیں کہ انہوں نے ان باتوں کے بارے میں ریسرچ کی اور پھر انکار کیا بلکہ صرف اس لیے کہ ارباب سائنس نے ایک بین الاقوامی اصول بنا لیا ہے کہ جو چیز حس و عقل سے باہر ہو اس کا انکار کر دیا جائے جب تک کہ کھلا ثبوت مہیا نہ ہو اور اسے سائینٹیفک معیار پر نہ جانچ لیا جائے دنیا کا نوجوان تعلیمیافتہ طبقہ یہ سمجھ بیٹھا کہ واقعتہً خدا نہیں ہے کیونکہ سائنس دانوں نے اسے ڈھونڈا تو نہ پایا انہیں یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے بغیر کد و کاوش کئے انکار کیا ہے اور اپنے ایک مسلمہ اصول کے تحت انکار کیا ہے اگر روس یہ کہتا ہے کہ ہم نے خدا کو اپنے حدود سے باہر نکال پھینکا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا ہے ہی نہیں۔ اوّل تو یہ بات غور طلب ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے فلاں چیز کو اپنے دروازے سے باہر نکال پھینکا ہے یا اسے اپنے گھر میں داخل نہیں ہونے دیا تو اس نے اس کے وجود کا اقرار کر لیا ہے کیونکہ جو چیز ہے ہی نہیں اسے کیسے پھینکا جا سکتا ہے دوسری بات یہ قابلِ غور ہے کہ اگر کوئی ملک یہ کہتا ہے کہ ہم نے خدا کو اپنی سرحدوں سے نکال دیا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ واقعی ایسا کر بھی چکا ہے یا کر سکتا ہے روس ہزار کہے کہ ہم نے خدا کو نکال دیا ہے۔ مگر پھر بھی وہ نہیں نکلا وہ تو وہیں موجود ہے جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ وہ روس وغیرہ کی دسترس سے باہر ہے، پکڑا نہیں جا سکتا کہ نکالا جائے۔ اگر کوئی فلسفی کسی چیز سے انکار کرتا ہے تو اس سے اس چیز کے ہونے یا ہونے پہ کوئی اثر نہیں پڑتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار والذین جاہدوا فینا لنھدینھم سبلنا لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ العجز عن الادراک ادراک۔ وھو اللطیف الخبیر۔

اگر یوم مئی غیر اسلامی ہے تو حکومت کیوں منا رہی ہے

قاری نور الحق قریشی

جاگیرداروں نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے

ملک عطاء اللہ

جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مرکزیہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے ملک بھر کے کارکنوں کو حکم دیا تھا کہ یوم مئی پر جلسے اور کانفرنسیں منعقد کریں اور اسلام نے جو حقوق اور تحفظات مزدوروں کو دیئے ہیں ان کو بیان کیا جائے۔

حضرت کے اس حکم کے مطابق دفتر جمعیۃ علماء اسلام اجلاس ہوا جس کی صدارت ایک کسان فاضل نے کی۔ فاضل ایک مضارع ہے جس کو زمیندار بے دخل کرنا چاہتا تھا۔ قانونی راستہ اختیار کرنے کی بجائے زمیندار نے جبر اور ظلم کا راستہ اختیار کیا۔ چند بدمعاشوں کو ساتھ لیا اور فاضل کے گھر پر حملہ کر دیا۔ غریب کاشتکار کو بے عزت کیا اس کے مویشی ہانک لیے اور ساتھ لے کر سی آئی اے پولیس کے کر دیا۔ تھانیدار بہادر نے غریب کاشتکار کو کہا تم نے ٹیپ ریکارڈ چوری کیا اسلامی عدالت سے تمہارے ہاتھ کٹوا دوں گا۔

دوسری طرف ظالم زمیندار اس ظلم پر مطمئن نہ تھا وہ چاہتا تھا کہ کاشتکار کو اس قدر مجبور کر دیا جائے کہ وہ مزروعہ زمین خالی کر دے۔ اس نے دوبارہ گھر پر حملہ کیا اور اس کے بھائی اور نابالغ بچے کو اٹھا لیا۔

یہ اطلاع جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر پہنچی تو شعبہ زراعت و محنت کے انچارج ملک عطاء اللہ نے ادھر ادھر ٹیلیفون کئے معلوم ہوا کہ کاشتکار کا بھائی اور بچہ تھانہ صدر بٹھائے گئے ہیں۔ مداخلت کر کے انکو پولیس کی حبس بے جا سے رہا کرا لیا۔ ان سے معلوم ہوا کہ فاضل بھی سی آئی اے سٹاف سے جا چکا ہے اور زمیندار نے اپنے ذاتی عقوبت خانہ میں اسے محبوس کر رکھا ہے۔

اخبارات کا سہارا لیا گیا۔ اس سلسلہ میں تحقیقات کا مطالبہ ہوا پہلے تو زمیندار فاضل کو اخبارات کے دفتروں میں لے گیا اور اس سے تردیدی بیان چھپوایا۔ بعد میں حالات کو ناموافق پا کر تصفیہ کی خاطر دفتر جمعیۃ میں ملک محمد اسلم بوسن کی معیت میں تشریف لائے۔ فاضل کسان بھی ساتھ تھا۔

فاضل نے بیان کیا کہ زمیندار نے کوئی ظلم نہیں کیا اور نہ حبس بے جا میں رکھا گیا ہمارے گھر کا مسئلہ ہے ایک سال کے بعد زمین خالی کر دوں گا۔

راقم کو فاضل کی باتوں پر یقین نہ آیا اور اسے مجلس سے الگ لے جا کر اصل معاملہ دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے سخت تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے میری جان خطرہ میں ہے۔ اس لیے زمیندار کی ہر بات مجھے تسلیم ہے۔

جب اسے بتایا گیا کہ اب وہ محبوس نہیں آزاد ہے اور آزادی سے بات کرے تو اس نے ساری کہانی سنا دی۔

اس صورت حال سے آگاہ ہو کر جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ معاملہ قانونی ہے وکلاء سے مشورہ کیا جائے۔ بعد میں مشورہ طے پایا کہ سنگین واقعہ ہے اس لیے پرچہ درج کرایا جائے۔

اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن حکیم سے شروع ہوئی۔ قاری محمد ادریس نے تلاوت کی ملک عطاء اللہ نے مکالمہ پڑھا۔

عبدالحق مجاہد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج مزدوروں کا عالمی دن ہے۔ مزدور جلسے کرتے ہیں قرار دادیں اور مطالبات کرتے ہیں۔ ہم اس لیے یہ دن منا رہے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ مزدوروں اور کسانوں کو جو حق اسلام نے دیا ہے وہ کسی اور نے نہیں دیا اسلام دنیا کے بڑے سے بڑے ازم سے بھی برتر ہے اسلام کا حکم ہے مزدور کام کر رہا ہے تو مالک بھی اسی کے ساتھ مل کر کام کرے۔ مالک پیٹ بھر کر کھائے تو مزدور بھی کھائے۔

ہمارے سامنے ایک مثال ہے غزوہ خندق میں صحابہ کرامؓ کام کر رہے تو رحمۃ اللعالمین کے ہاتھ میں بھی کدال تھی اور پتھر توڑ رہے تھے۔

مزدور کی عزت کا تحفظ جس قدر اسلام نے کیا ہے۔ انصاف دلایا ہے مساوات اور اخوت کا برتاؤ کیا کسی اور جگہ ایسا نہیں۔

جب نبی پاک مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تو سب چاہتے تھے کہ حضورؐ ان کے ہاں قیام پذیر ہوں نبیؐ کی سواری کسی سرمایہ دار کے نہیں غریب ایوب انصاری کے دروازہ پر رکی اور اسی جگہ قیام پذیر ہوئے۔

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کے ناظم عمومی نور عالم قریشی نے فرمایا کہ آج کے دن شکاگو میں مزدوروں نے استحصال کے خلاف سازش کی اور جلوس نکالا

ساری دنیا آج ان کا دن منا رہی ہے ہم بھی مزدوروں کی حمایت کرتے ہیں اس لیے کہ مزدور نے پاکستان کو استحکام بخشا قوت اور توانائی بخشی ہے ۔ ہم مزدوروں میں سیاسی شعور پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔

جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لیے سوسائٹیاں بنائی جائیں تعلیم اور علاج اور ان کے حقوق کو تحفظ دیا جائے ۔

ضلع ملتان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر سید خورشید عباس گردیزی نے کہا کہ میں ان مزدوروں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ۔ پاکستان کی تحریک ہیں ۔ تحریک ختم نبوت اور نظام مصطفیٰ میں غریبوں نے قربانیوں سے کامیاب بنایا کوئی سہگل کا بیٹا تو خون دینے نہیں آیا ۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ایسی اصلاحات کی جائیں جس سے غریب اور امیر کا فرق کم ہو آپ نے لکھا ہوا مکالمہ پڑھا ۔

قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ خالق کائنات کسی قربانی کو رائیگاں نہیں کرتا ۔ شکاگو کے مزدوروں نے قربانی دی ۔ آج عالمی طاقت ویت نام سے ذلیل و خوار ہو کر واپس ہو چکی ہے جب ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام عالمی مذہب ہے تو بات بھی عالم کی کرو کہاں لکھا ہے کہ غیر مسلم کی مدد نہ کرو یا اس پر رحم نہ کرو ۔ آج کے دن تو حکومت کو بھی عام تعطیل کرنی پڑی اور یہ دن سرکاری طور پر منایا جا رہا ہے اگر یہ دن غیر اسلامی ہے تو حکومت کیوں منا رہی ہے ؟

مجھے فخر کا احساس ہو رہا ہے کہ آج کا جلسہ ایک مظلوم کہسان کی صدارت میں ہو رہا ہے ۔ اور حضرت زید بن حارث کا واقعہ یاد آ رہا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس غلام زادہ کو گھوڑے پر سوار کرایا خود اور دوسرے اہل صحابہ پیدل ساتھ چل پڑے ۔

مسلمانوں میں معاشرتی اونچ نیچ جو پیدا کی گئی ہے ۔ یہ اسلامی نہیں ۔

ہم مسلمان ہو کر ان اصولوں کو نہ اپنا سکے جن کو اپنا کر دوسرے معزز اور حکمران بنے ہیں آج ساری دنیا یوم مئی منا رہی ہے ہم بھی ان کے ساتھ ہیں ۔ جو مزدوروں کے ساتھ ہے ۔ ۷۰ میں جو لیبر پارٹی سے ہم نے معاہدہ کیا یہ درست تھا آج بھی ہم اسی جگہ کھڑے ہیں ۔ ہمارا ایک کردار ہے انہوں نے ملک کو خانہ جنگی سے بچایا ہے ۔ جب تک ملک سے ظلم، جبر اور استحصال ختم نہیں ہوگا اسلام کی برکات بھی مؤثر ثابت نہیں ہوں گی ۔ اگر اسلام کے نظام کو کامیاب بنانا ہے ۔ نظام مصطفیٰ کو منوانا ہے تو غریبوں کے لیے کام کیا جائے ۔ غریبوں کو منظم کیا جائے ۔ ان کی اخلاقی امداد کی جائے اور ان پر اعتماد کیا جائے ۔

حاجی حق نواز امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کی دعا پر اجلاس ختم ہوا ۔

مزدوروں کی فلاح و بہبود کیلئے سالانہ منافع کا ۵۰ فیصد مختص کیا جائے

زمین کی حد ملکیت ۲۵ ۔ ایکڑ فی کس مقرر کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام کی قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس مزدوروں کے عالمی دن پر مطالبہ کرتا ہے کہ کاشتکاروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے زمین کی حد ۲۵ ۔ ایکڑ فی کس مقرر کر دی جائے ۔

اس طرح جو زمین خالی ہو اس پر قابض مزارعوں کو ملکیت دی جائے ۔ نیز بنجر زمینوں کو ۱۲½ ایکڑ فی کس کے حساب سے تقسیم کیا جائے تاکہ ملک کی پیداوار اور آمدن میں اضافہ ہو ۔

ملوں اور کارخانوں کے سالانہ منافع میں ۵۰ فیصد مزدوروں کی فلاح بہبود کے لیے مختص کیا جائے ۔ اور سالانہ بونس بڑھایا جائے ۔

کالونی ٹیکسٹائل مل کے سانحہ کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے اور شہداء کے ورثاء کو مجرموں سے قصاص دلایا جائے ۔

یونائیٹڈ ٹیکسٹائل ملز کی تالہ بندی جو عرصہ تین سال سے جاری ہے ختم کر کے مل کو چالو کیا جائے ۔

گورنمنٹ نے مزدوروں کی تنخواہوں میں جو اضافہ کیا ہے اس پر فوراً عمل کیا جائے ۔

مزدوروں کی ڈسپنسریوں کی حالت درست کی جائیں اور ادویات فراہم کی جائیں ۔

پاکستان قومی اتحاد کے منشور کے سلسلہ میں اہم مشاورتی اجلاس

مولانا محمد اجمل خان اجلاس کی صدارت فرمائیں گے

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم اور پاکستان قومی اتحاد کی منشور کمیٹی کے رکن مولانا زاھد الراشدی نے بتایا کہ پاکستان قومی اتحاد کی منشور کمیٹی نے منشور کے مسودہ کی پہلی خواندگی مکمل کر لی ہے اور اب وہ مسودہ کمیٹی کے ارکان کے حوالہ کر دیا گیا ہے جو اس پر تفصیلی غور کر کے تجاویز و ترامیم مرتب کریں گے اور کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں مسودہ کو آخری شکل دے کر مرکزی کونسل کے پاس منظوری کے لیے بھیج دیا جائے گا ۔ منشور کے اس مسودہ پر جماعتی نقطہ نظر سے غور کرنے کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اور صوبائی راہنماؤں کا ایک اہم مشاورتی اجلاس ۲۰، ۲۱، ۲۲ مئی بروز اتوار، پیر، منگل لاہور میں قائم مقام مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا محمد اجمل خان کی زیر صدارت منعقد ہو رہا ہے جس میں چاروں مرکزی نظماء اور چاروں صوبوں کے امراء کے علاوہ جناب حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ جناب ملک عطاء اللہ، جناب اکرام القادری اور جناب میاں محمد عارف ایڈووکیٹ کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے ۔ مولانا زاھد الراشدی نے تمام مدعوین سے استدعا کی ہے کہ وہ اس مشاورت کی اہمیت کے پیش نظر پورے اہتمام کے ساتھ اس میں شرکت فرمائیں ۔

انتخاب و ترتیب　　　　محمد اسلم شیخوپوری

محدث العصر حضرت بنوریؒ کے واقعاتِ زندگی

حضرت بنوریؒ جن اوصاف و شمائل کے حامل تھے آج کے اس گئے گذرے دور میں ان کا تصور بھی محال ہے، آج جبکہ مایۂ ایمانی کو دنیا کی منڈی میں بکاؤ مال بنا دیا گیا ہے اور لوگوں کو سیم و زر کی چکا چوند اور دراہم و دنانیر کی کھنک نے مدہوش کر رکھا ہے ایسے متعلقین ماحول اور پسماندہ سوسائٹی میں کسی ایسے شخص کا پایا جانا بظاہر محال نظر آتا ہے جسے مال و دولت کی خواہش ہو نہ سیادت و قیادت کی طلب جس کا مطمح نظر دنیا کی عزت و شہرت نہیں بلکہ آخرت کی فلاح و کامرانی ہو اور جو محض خالق عقیقی کی رضا کے لیے افلاس و تنگدستی، مصائب و شدائد اور حوادث کے سمندر میں دیوانہ وار کود پڑے اور جسے ہر وقت یہ فکر لاحق ہو کہ اس کی زندگی کی کوئی ساعت، شب و روز کا کوئی لمحہ، نشست و برخاست کا کوئی انداز، سیرت و کردار کا کوئی گوشہ، خلوت و جلوت کی کوئی گھڑی اور گفتار و رفتار کا کوئی طریقہ انسانِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات و معمولات سے مخالف نہ ہو، وہ شخصیت یقیناً عظیم تھی کہ اسے موجودہ سوسائٹی کے تقاضے، معاشرتی رسم و رواج، راستے کی صعوبتیں اور معاشی زبوں حالی اپنے مقصد کے حصول اور اپنی منزل کو پا لینے کے خیال سے غافل نہ کر سکی۔

حضرت بنوریؒ کے معمولاتِ زندگی پر سرسری نظر ڈالنے ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان میں علماء دیوبند اور اکابر و اسلاف کے وہ تمام روایتی اوصاف جمع تھے جن اوصاف کی حامل شخصیت مدتوں بعد پیدا ہوتی ہے اور ہمارے حضرت تو ایسے جامع الاوصاف تھے کہ بقول استاذِ محترم مولانا محمد امین صاحب اورکزئی "یہاں ہمیں قاسمیؒ حکمت، رشیدیؒ تفقہ، محمودیؒ عزم و ہمت، انوریؒ علم و تبحر، حسینیؒ جذبہ ایثار و حریت، اشرفیؒ ورع و لطافت، کفایت اللّٰہیؒ استحضار اور عطاء اللّٰہیؒ رعب و جلال کا حسین گلدستہ نظر آیا اور بلاشبہ ایک عالم کی صورت میں ایک عالم دیکھا۔"

میں نے حضرت بنوریؒ کے کمالات کو اجاگر کرنے اور ان کی سیرت کے مختلف گوشوں کو مختصراً واضح کرنے کے لیے صدہا صفحات کے مطالعہ کے بعد چند واقعات کا انتخاب کیا ہے جن کو سامنے رکھ کر آپ کی شخصیت کی عظمت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

میری قلبی تمنا ہے کہ حضرت کے حالاتِ زندگی پر مشتمل ایک مبسوط کتاب تصنیف کروں خدا سے دعا ہے کہ اس کارِ خیر کی تکمیل کے لیے میرا سینہ کھول دے عوائق و موانع کو دور فرمائے اور میرے قلم کو سلاست و روانی اور بیان میں تاثیر و جاذبیت ودیعت فرمائے آمین ثم آمین۔

بے نفسی

ایک دفعہ مسئلہ مشین کے ذریعہ جانوروں کے ذبیحہ کے جائز و ناجائز ہونے کا درپیش تھا۔ اس مسئلہ کو مولانا سعید اکبر آبادی مدیر برہان (دہلی) نے اٹھایا تھا اور اس کے جواز پر دلائل قائم کئے تھے پاکستان میں بعض جلیل القدر اہل افتاء کا رجحان (فیصلہ نہیں) اس کی تائید میں موصول ہوا تھا۔ مولانا بنوریؒ کے سامنے جب یہ سب چیزیں آئیں تو وہ بھی غیر تحریری طور پر اس کے جواز کے مؤید ہو گئے مگر ایسے میں مولانا مفتی محمود صاحب نے اس کے خلاف یعنی مشین کے ذبیحہ عدم جواز میں ایک مدلل تحریر مولانا کے پاس بھیج دی جب مولانا نے یہ دلائل پڑھ لیے تو فوراً فرمایا کہ مفتی صاحب کے دلائل قوی ہیں۔ مشین کا ذبیحہ درست نہیں

اس سے بڑھ کر ایک اور واقعہ سنیے راقم الحروف کی ادارت بینات کے زمانہ میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن صدر اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے سود کے جواز پر بعض تحریریں شائع ہوئیں۔ بینات نے ڈاکٹر صاحب کا تعاقب اس علمی قوت سے کیا کہ وہ مضطرب ہو کر مولانا بنوریؒ سے تنہائی میں ملنے کے طالب ہوئے۔ ملاقات کا وقت متعین ہو گیا ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے کہلوایا کہ ان کے ساتھ صرف ان کے ماہنامہ "فکر و نظر" کے مدیر فاطمی صاحب ہونگے مولانا نے مجھ سے فرمایا کہ پھر آپ بھی بحیثیت مدیر "بینات" گفتگو میں شامل رہیں چنانچہ مولانا کی قیام گاہ پر ہم چاروں کے درمیان گفتگو ہوئی مولانا نے نہایت مؤمنانہ صفائی اور قوت سے اپنا اختلاف پیش کیا ڈاکٹر نے بڑی چابکدستی سے پہلے تو تاویلیں کیں کہ اصل مضامین انگریزی میں تھے مترجم نے بات کچھ سے کچھ کر دی۔ مگر جب احقر نے انگریزی الفاظ پر بھی گرفت کی اور مولانا پر ڈاکٹر صاحب کی فریب دہی واضح ہوئی تو پھر مولانا نے موعظت اور سختی دونوں پہلوؤں سے ڈاکٹر صاحب کا تعاقب کیا اور وہ یہ وعدہ کرنے پر مجبور ہو گئے اپنے ان خیالات سے رجوع کریں گے۔ اس وعدہ پر مولانا کا دل صاف تھا۔ اور مولانا نے فرمایا اگر آپ نے یہ کہا تو ہمارا بے مزد

مخلصانہ علمی تعاون آپ کے ادارے کے ساتھ رہے گا۔

ڈاکٹر صاحب نے ہم دونوں کو اپنے ادارہ میں آنے کی دعوت دی مولانا پوری صاف دلی اور بشاشت سے تشریف لے گئے اور ارکان ادارہ کو سارا واقعہ سنایا اور ڈاکٹر صاحب کے رجوع کرنے پر کامل تعاون کا اعلان فرمایا۔ اس وقت مولانا اتنے مسرور تھے کہ ایک نادان دینی بھائی'' جو ان سے بچھڑ گیا تھا پھر آملا ہے۔ مگر افسوس! اس بیورو ڈ منگین یونیورسٹی نے مولانا کے اخلاص کی کوئی قدر نہ کی اور آخر وقت تک رجوع شائع نہ کر سکا یہ اس کا کردار تھا، مگر ہمارے ممدوح کی رفعت انسانی اس واقعہ میں کس قدر عیاں تھی۔ (ڈاکٹر غلام محمد کراچی)

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بھی مدرسہ کی جانب علماء عارفین کی توجہات کے طلب گار رہتے تھے اور مولائے کریم پر اعتماد کے بعد اسی امر کو مدرسہ کی حقیقی ترقی کا باعث سمجھتے۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی سے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق قابل ذکر ہے۔ مدرسہ میں آپ کو اہتمام سے دعوت دیتے۔ ایک موقع پر مسجد حرام مکۃ المکرمہ میں مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی سے فرمایا کہ یہ مدرسہ تو حضرت شیخ کا ہے ہم تو ملازم کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ حضرت مولانا کا ارشاد اگرچہ تواضعاً تھا لیکن اس سے کمال تعلق ظاہر ہے اپنے صاحبزادے مولوی محمد بنوری سلمہٗ اور اہلیہ محترمہ کو حضرت سے بیعت کرایا۔ مولوی محمد صاحب کو تو بار بار حضرت کی خدمت میں بھیجتے رہے اپنے خانگی امور تک سے شیخ کو باخبر رکھتے جو کہ حضرت مولانا کے مکاتیب سے ظاہر ہے حضرت شیخ کو بھی مولانا سے محبت ہو گئی تھی۔ جب کبھی مولانا تشریف لاتے تو اپنے تمام مشاغل چھوڑ کر یاد فرماتے۔

ایک مرتبہ حضرت نے مولانا کو کہلا بھیجا کہ آپ مکی مسجد تشریف نہ لائیں میں از خود مدرسہ حاضر ہونے والا ہوں۔ لیکن حضرت مولانا رات کے بعد از مغرب پہنچ گئے اور فرمایا حضرت! میں آپ سے لڑنے آیا ہوں حضرت شیخ نے اپنے جسم کو پوری حرکت دیتے ہوئے فرمایا لڑو! اس پر مولانا بے اختیار ہنس دیئے اب شیخ نے محبت کی گرمی دکھائی اور فرمایا۔ آپ یہاں کیوں آگئے جبکہ میں نے یہاں آنے سے منع کر دیا تھا تو پھر کیوں آئے؟

دیکھنے والوں کو کمال محبت وعشق کا یہ منظر بے انتہا محظوظ کر رہا تھا۔ (مفتی محمد شاہد)

جہاز کا ایک کمرہ ملازمین کے کلب کے لیے مخصوص تھا جہاز والوں نے مولانا کی نشست گاہ کے لیے وہ کمرہ خالی کر دیا اب اس میں دینی مجالس ہونے لگیں صبح سے ۱۲ بجے تک لوگ آتے رہتے اور مولانا سے مسائل حج پوچھتے رہتے تھے مولانا جواب اپنی یادداشت سے دیا کرتے کوئی کتاب پاس نہ تھی ایک مسئلے میں مولانا سے سہو ہو گیا۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری (حال متوطن مدینہ طیبہ) جو اس جہاز میں ہمارے ہم سفر تھے ملا علی قاری کی کتاب مناسک الحج لے کر تشریف لائے تھے اور مولانا کی غلطی کی طرف نشاندہی کی دوسرے لوگ بھی موجود تھے مولانا نے کتاب لے کر دیکھی اور سب کے سامنے اپنی غلطی تسلیم کر لی یہ تھی مولانا کی بے نفسی۔ جب مولانا عاشق الٰہی بعد میں مولانا بنوری صاحب سے رخصت ہونے لگے تو ان سے فرمایا کہ یہ کتاب ایک رات کے لیے میرے پاس چھوڑ کر جاؤ میں رات کو اس کا مطالعہ کروں گا پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا بہت عرصے کی بات ہے میں نے ملا علی قاری کی مناسک اور فتاویٰ عالمگیری کی کتاب الحج خوب یاد کر لی تھی اور سمجھتا تھا کہ حج کے مسائل خوب آگئے۔ خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کوئی کہہ رہا ہے کہ حج کے مسائل بہت مشکل ہیں۔ تمہارے قبضے میں نہیں آئے۔ (ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن ایم۔ اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

۱۹۷۲ء میں میں نے مولانا کی خدمت میں حاضر ہو کر مجموعہ قوانین اسلام'' کی جلد چہارم کا مسودہ پیش کر کے اس پر نظر ثانی کرنے اور اس پر تقریظ لکھنے کی درخواست کی مولانا نے جلد چہارم کو جستہ جستہ دیکھا اور تفصیلی مطالعہ کے لیے مولانا مفتی ولی حسن صاحب سے کہا اور پھر مولانا نے بہت عمدہ اردو میں تقریظ لکھی اور آخری پیراگراف سناتے ہوئے کہا ''ہماری اردو نوردو ہے ہم نے اردو کہیں پڑھی نہیں کوئی غلطی ہو تو درست کر لینا۔ اللہ اللہ یہ کسر نفسی (ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن۔ ایم۔ اے ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

خدا اور تلامذہ پر حضرت کی بے حد شفقت تھی کبھی اپنی بڑائی اور علو شان ادنیٰ سے ادنیٰ خادم پر توجہ فرمانے سے مانع نہیں ہوتی۔ سفر حج کے موقع پر یہ ناکارہ مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن حاضر ہوا حضرت اقدس عصر کی نماز سے فراغت کے بعد کسی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے کار میں سوار ہو چکے تھے بندہ نے خیال نہیں کیا، اور سیدھا دفتر کی طرف چلا گیا لیکن حضرت اقدس نے دیکھ لیا فوراً کار سے اتر کر تشریف لے آئے اور بہت محبت وشفقت سے خیریت دریافت کی اور مہمانی فرما کر قیام کا دریافت فرمایا۔ بندہ نے عرض کیا کہ حاجی کیمپ میں مستورات ہمراہ ہیں پھر فرمایا کہ خدا حافظ میں جنازے کے لیے جا رہا تھا تمہیں دیکھ کر کار سے اتر آیا تھا۔

(مفتی عبدالستار، خیر المدارس ملتان)

بڑے سے بڑا کارنامہ انجام دے کر بھی اسے ہیچ سمجھتے تھے گویا کچھ کیا ہی نہیں فخر ومباہات تو کجا؟۔ یہ آپ کے عام سفروں کا حال تھا۔ افریقہ کے طویل سفر میں ایک روز دیکھا کہ تہجد سے فارغ ہو کر بیٹھے ہیں اور زار وقطار رو رہے ہیں اور فرماتے جا رہے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے لیے کیا کیا؟ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ (ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر)

اخلاص

جہانگیری مسجد کراچی کے منتظمین نے مولانا سے تقریر کا وعدہ لیا جس رات کو تقریر تھی اتفاق سے بعد مغرب میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمانے لگے کہ جہانگیری مسجد میں میری تقریر ہے عشاء کی نماز کے فوراً بعد ہو گی۔ اور کچھ زیادہ لمبی تقریر نہیں کرنا ہے۔ آپ بھی ساتھ چلیں۔ میں نے عرض کیا کہ جو لمحات آپکے ساتھ گزر جائیں وہی تو کام کے لمحات ہوں گے چنانچہ ہم دونوں مسجد پہنچ گئے عشاء کی نماز میں روزانہ کے معمول کے مطابق کوئی ڈھائی تین صفیں ہوں گی اور ختم نماز پر تو صرف چند آدمی رہ گئے تھے ''چند'' محاورہ ادب میں یعنی بارہ کے اندر اندر کچھ عقدہ نہ کھل سکا کہ معاملہ کیا ہے مولانا نے چپکے سے مجھ سے فرمایا آٹھ دس آدمیوں میں کیا تقریر ہو گی؟ میں نے اس بے تکلفی کی بناء

پر جس پر خود مولانا کی شفقت نے کر رکھا تھا عرض کیا کہ جو کچھ ہے اللہ کی خاطر ہے ، لوگ کم رہیں خواہ زیادہ مختصر ہی سہی مگر تقریر ضرور ہو گی بس یہ بے ساختہ جملہ اس صاحبِ اخلاص عالم ربانی کے دل پر ایسا اثر کر گیا کہ پھر تقریر ہوئی اور کوئی گھنٹہ بھر ہوئی ۔ اور اس قدر پر تاثیر اور جذب الٰہی کا اثر لیے ہوئے کہ صاف یوں محسوس ہوتا تھا کہ اب مولانا کی نگاہ میں کوئی غیر ہے ہی نہیں ۔ وہ بس اللہ کی خاطر کہے جا رہے ہیں ۔ آگے یہ اللہ کا کام ہے کہ وہ ان کی آواز کو انس و جن تک پہنچا دے ۔ (ڈاکٹر غلام محمد ۔ کراچی)

مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کی بنیاد رکھنے اور کام شروع کرنے کے بعد پہلا سال انتہائی بے سرو سامانی ، کس مپرسی اور تہی دستی کا زمانہ تھا اس زمانے میں آپ جس قدر فکر مند رہے اور جو مشقتیں آپ نے برداشت کیں ان کا حال آپ شروع میں پڑھ چکے ہیں مگر اس کے باوجود ایثار اور بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ الف سے یا تک مدرسہ کے تمام چھوٹے بڑے کام خود انجام دیتے تھے مگر مدرسہ کا مہتمم بناتے ہیں حضرت حاجی محمد خلیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو صرف ان کی پاک دامنی ، نیک نیتی اور للٰہیت کی وجہ سے اور اپنی کارکردگی کو چھپانے کی وجہ سے ۔ ورنہ اندر باہر کے سب لوگ جانتے تھے کہ مہتمم درحقیقت مولانا رح خود ہیں ۔ (مفتی احمد الرحمٰن)

چنانچہ ایک مرتبہ شیخ الازہر جناب شیخ عبد الحلیم محمود نے مدرسہ میں تشریف آوری کے موقعہ تمام شعبوں خصوصاً تخصصات کی کارکردگی کو ملاحظہ کر کے فرمایا کہ یہ مدرسہ نہیں بلکہ عظیم جامعہ ہے حضرت رح کی خدمت میں بار بار درخواست پیش کی گئی کہ نام تبدیل کر لینا چاہیے مگر حضرت اس پر آمادہ نہ تھے ۔ حالانکہ نام کی وجہ سے ادارہ کو بیرونی ممالک میں خصوصیت کے ساتھ نقصان پہنچ رہا تھا اس کے باوجود بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نام کی تبدیلی کے لیے تیار نہ تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اصل چیز کام ہے نام نہیں جس کے لیے ہم نے بنایا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور لوگ اگر اس کو مدرسہ (پرائمری) سمجھتے ہیں تو کیا حرج ہے ؟ مدرسہ کی مجالس تعلیمی و انتظامی نے ایک مرتبہ بیٹھ کر متفقہ طور پر تبدیلی نام کا فیصلہ کیا اور بہت ہی مشکل سے حضرت رح کو منایا ۔ اور طویل عرصہ کے بعد ادارہ کا نام ”جامعہ العلوم الاسلامیہ“ رکھ دیا گیا ۔ (مفتی احمد الرحمٰن)

دین کی خدمت کا جذبہ اتنا تھا فرماتے تھے کہ میں کبھی سوچتا ہوں کہ خدانخواستہ اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ مجھ پر خدمت دین کے سارے دروازے بند ہو جائیں تو میں کیا کروں گا ۔ بس ایسا گاؤں تلاش کروں گا جہاں کی مسجد غیر آباد ہو اور لوگ نماز نہ پڑھتے ہوں وہاں جا کر اپنے پیسوں سے ایک جھاڑو خریدوں گا اور مسجد کو اپنے ہاتھ سے صاف کروں گا ۔ پھر خود اذان دوں گا اور لوگوں کو نماز کی دعوت دوں گا ۔ جب وہ مسجد آباد ہو جائے گی تو پھر دوسری مسجد تلاش کروں گا اور وہاں بھی ایسا ہی کروں گا ۔

(ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر)

اور مدرسہ نیوٹاؤن کا ذکر آیا تو فرمایا کہ جیسا کھانا میں اپنے طالب علموں کو کھلاتا ہوں خود ویسا کھانا نہیں کھا سکتا ۔ مدرسہ سے ۴۵۰ روپے ماہوار خرچ کے لیے لیتا ہوں جس میں کپڑا نہیں بن سکتا اللہ کا کوئی بندہ دے جاتا ہے تو سلوا لیتا ہوں مولانا مدرسے سے صرف بقدر کفایت لیتے تھے ورنہ کون نہیں جانتا کہ مدرسے کی ساری آمدنی مولانا کے ذاتی اثر و رسوخ کا نتیجہ تھی اور مولانا مدرسے کی آمد و خرچ پر کلی اختیار رکھتے تھے وہ چاہتے تو اپنی تنخواہ زیادہ مقرر فرما لیتے ۔ پاکستان کی متعدد یونیورسٹیوں نے مولانا کو کئی ہزار روپے ماہوار پر اپنے ہاں علوم اسلامیہ کی کرسی پیش کی ۔

پاکستان سے باہر کئی اسلامی ممالک نے پاکستان کے مقابلے میں کئی گنا ماہوار کی پیشکشیں کیں حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد دار العلوم دیوبند سے مولانا بنوری صاحب رح کو شیخ الحدیث بنانے کی تحریک ہوئی ۔ مگر مولانا کو اپنا مدرسہ دنیا جہان کی ہر چیز سے زیادہ عزیز تھا وہ اسے اپنی زندگی کا حاصل اور دین کی خدمت کا اصل ذریعہ سمجھتے تھے ۔

(ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن ۔ ایم ۔ اے
ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی
ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

شجاعت

جمعیۃ علمائے سرحد سے تعلق کے زمانے میں ہمیں محسوس ہوا کہ پشاور میں قادیانی اپنے پاؤں پھیلا رہے ہیں ۔ اور دین سے ناواقف طبقہ کو گمراہ کر رہے ہیں پشاور کا ایک قادیانی مسمی غلام حسین ، جو قرآن کریم کی قادیانی تفسیر (یا بلفظ صحیح تحریف) بھی لکھ چکا تھا ۔ وہ پشاور میں صبح کو درس قرآن دیتا تھا ۔ نوجوان وکلاء اور کالجوں کے ناپختہ ذہن طالب علم اس میں شریک ہوا کرتے تھے ۔ پشاور کا مشہور لیڈر جو بعد میں مسلم لیگ اور پاکستان کا بڑا رہنما بنا (سردار عبد الرب نشتر) وہ بھی ان کے درس میں شریک ہوتا تھا ۔ پشاور کے اسلامیہ کالج کا وائس پرنسپل تیمور ، مرزا بشیر الدین قادیانی کا رشتہ دار تھا ۔ صاحبزادہ عبد القیوم بانی اسلامیہ کالج کا چچازاد بھائی عبد اللطیف قادیانی ۔ صوبہ سرحد کے قادیانی جماعت کا امیر تھا ۔ قادیانی سال میں ایک دفعہ ”یوم النبی“ کے نام سے ایک بہت بڑا جلسہ کرتے تھے جس میں شرکت کے لیے تمام سرکاری افسروں کو دعوت نامے بھیجے جاتے اس طرح کھلے بندوں قادیانیت کی تبلیغ کے لیے راستہ ہموار کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی جب ہم جمعیۃ علماء کے کام میں منہمک تھے تو میں نے دیکھا کہ قصہ خوانی بازار میں قادیانیوں کے اس جلسے کے اشتہارات لگ رہے ہیں ۔ جن میں اسلامیہ کلب میں ”یوم النبی“ کا اعلان تھا ۔ میں نے مولانا بنوری رح سے مشورہ کیا کہ قادیانیوں کی اس کھلی جارحیت کا سدباب ہونا چاہیے ۔ میں ان دنوں اسلامیہ سکول میں عربی کا معلم اور استاذ تھا ۔ میں نے سکول کی نویں اور دسویں جماعت کے طلبہ کو قادیانیت کی حقیقت بتائی ۔ اور قادیانیوں کے ”یوم النبی“ کے نام پر لوگوں کو بہکانے کی مکاری عیاں کی ۔ اور انہیں بھی اس معرکہ میں حصہ لینے کے لیے تیار کیا ۔ جس کا نقشہ میں اور مولانا بنوری رح بنا چکے تھے ۔

باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے

ملک عطاء اللہ انچارج شعبہ زراعت جمعیۃ علماء اسلام

یوم مئی

مزدوروں کا عالمی دن

مزدوروں کے عالمی دن کے موقع پر میں آج بتاتا ہوں کہ آپ کو ملتان کی مزدور تحریک پر تعارفی لیکچر پیش کروں۔ تقسیم ملک سے پہلے ملتان میں کوئی بڑی قابل ذکر مل نہیں تھی۔ چند ایک گھریلو صنعتی یونٹ تھے یا کسی حد تک گل ٹیکس اور اللہ وسایا ٹیکسٹائلز ملز کام کر رہی تھیں۔ تقسیم ملک کے بعد یہاں بڑے صنعتی ادارے قائم ہونا شروع ہوئے سب سے پہلے کالونی ملز کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ کالونی ملز کی تعمیر سے آجر اور مزدور کی کشمکش شروع ہوئی۔ مل مالکان نے حسب روایت مزدور کے حقوق دبانے چاہے۔ مل مالکان کی یہ حرکت مزدوروں کے لیے نیک فال ثابت ہوئی اور ملتان کا مزدور اپنی پسماندگی کے باوجود عقل و شعور کی انگڑائی لینے پر مجبور ہوا۔ ملتان میں سب سے پہلے کالونی ملز میں یونین کی ابتداء ہوئی۔ ملتان کے چند سرپھرے انقلابی جوانوں نے مل مالکان پر مزدوروں کے حقوق کی حصول یابی کے لیے کام شروع کیا۔ پاکستان کی تاریخ میں کالونی ملز میں ۱۹۵۲ء میں ہڑتال ہوئی جو ملتان میں مزدوروں کی پہلی کامیاب ہڑتال تھی۔ چند مذہب کے نام نہاد سرپرست اور مل مالکان کے آلہ کار کالونی ملز گئے اور انہوں نے فتویٰ صادر فرمایا کہ مالکان کے خلاف ہڑتال ناجائز اور اور غیر اسلامی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مزدوروں کے ایک گروپ کو ہڑتال ختم کرنے پر آمادہ کیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ فساد ہوا اور انتظامیہ جو ہر دور میں مل مالکان کے ساتھ ہوتی ہے کو دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا جواز ملا اور یوں ملتان کی اس بہت بڑی ہڑتال کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

ملتان میں مزدوروں کا قافلہ رواں دواں رہا۔ ہڑتالیں ہوتی رہیں کبھی کامیابی اور کبھی ناکامی کا منہ ان کو دیکھنا پڑا۔ لیکن اس عمل میں ان کا شعور پختہ ہوتا رہا۔

معزز حضرات! میں یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں اس لیے پیش کر رہا ہوں تاکہ آپ کو مزدوروں کی متحدہ قوت کا اندازہ ہو سکے۔ اس وقت صرف ملتان میں کم از کم ۳۵ ہزار مزدور ملکی معیشت کو آگے لے جانے کے لیے شب و روز رواں دواں ہیں ان پر آئے دن ظلم ڈھائے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال کالونی ملز کا سانحہ آپ کے سامنے موجود ہے جس میں سینکڑوں مزدور شہید اور زخمی ہوئے۔ الٹا ان پر غلط مقدمات قائم ہوئے اور ان میں سے اکثر قید و بند کے مصائب جھیل رہے ہیں۔

شگاگو (امریکہ) میں یکم مئی ۱۸۸۶ء کو پیش ہونے والے واقعہ میں مزدوروں کی یکجہتی کا مکمل ثبوت ہے۔ شگاگو کے مزدوروں نے اپنا خون دیکر عالمی مزدوروں کے لیے مزدوروں کو ایک ہونے کا سبق دیا۔ شگاگو کے مزدور ایک ایسے عظمت کا مینار تھے جس پر مزدوروں کو جتنا بھی فخر کرنا پڑے کم ہے۔ دنیا کی بہت بڑی قوت سے مقابلہ کر کے انہوں نے مزدوروں کو درس حریت دیا۔

ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمارے ملک میں مزدوروں نے اپنے حقوق کی جدوجہد کیلئے کیا کارہائے نمایاں ادا نہیں کیے۔ نام نہاد عوامی حکومت کے دور میں کورنگی اور لانڈھی کے شہید سینکڑوں مزدوروں نے کراچی کی سڑکوں کو اپنے مقدس خون سے گل نار کر کے شگاگو کے مزدوروں کی یاد تازہ کی اور عوامی حکومت کی نام نہاد انقلابی اصلاحات اور مزدور و کسان دوستی کا بھرم چوراہے میں پھوڑ دیا۔ اے کاش اس ملک کے انقلابی رہنما کورنگی، لانڈھی، کوٹ لکھپت، اور کالونی ملز کے شہید مزدوروں کی لاشوں پر اپنی لیڈری کے خود ساختہ بت تعمیر نہ کرتے اور سچی لگن اور خلوص سے ان سے قدم ملا کر ان کے لیے جدوجہد کرتے تو آج ملک کا نقشہ ہی اور ہوتا۔ معزز حضرات میں نے چند الفاظ جو صرف مزدور تحریک کے تعارف کی صورت میں ہیں۔ اس لیے آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تاکہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ اس ملک میں کم از کم ۲۰ لاکھ مزدوروں کی نگاہیں آپ جیسے مخلص اور محب وطن رہنماؤں کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ وہ آپ سے اپنے حقوق کی پامالی کے طالب ہیں۔ وہ آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کی روزمرہ چھانٹیاں بند کرائی جائیں۔ ان کو معاشرہ میں عزت و وقار سے دیکھا جائے۔ ہوشربا گرانی کے دور میں ان کو مناسب مہنگائی الاؤنس دیئے جائیں۔ ان کے علاج معالجہ کا خاطر خواہ بندوبست کیا جائے غرض کہ ان کے ہر جائز مطالبہ کی تائید کی جائے۔

مزدوروں کے ساتھ ہمارے ملک کا ایک اور طبقہ بھی جو زراعت سے منسوب ہے۔ کسان کھیت مزدور، دہی کارکن اور ہاری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ملک کی ۸۰ فیصد آبادی کا یہ طبقہ جس طرح اجیرن زندگی بسر کر رہا ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ روزمرہ بڑا زمیندار۔ رسہ گیر اور جاگیردار ان کو اپنے ظلم کی چکی میں پیس رہا ہے۔ آئے دن ان کی بے دخلیاں۔ چوریاں ایک معمول بن چکی ہیں۔ بیوروکریسی نے ایک عرصہ سے ان ظالم جاگیرداروں سے سازش کر کے ان پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ ان کی عزت ان کے مال مویشی اور ان کے خون پسینہ سے دھرتی کا سینہ چیر کر لہلہاتی فصلوں پر قبضہ روز کا معمول بن چکا ہے کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہم چند دوست اپنی بساط کے مطابق ان کی امداد کرتے ہیں۔ لیکن یہ امداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ سب دوست کم از کم فارغ وقت میں نزدیکی دیہاتوں میں جا کر دورہ کریں اور ان کے مصائب و الام میں حصہ بٹائیں اور ان کے دست و بازو بنیں۔

انٹرویو

الطاف حسین بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

کل پاکستان نفاذِ نظام مصطفیٰ کانفرنس ملک کی مثبت سیاست میں سنگِ میل ثابت ہوگی

اسلام دشمن طاقتیں فرقہ واریت کے ذریعہ اسلامی نظام کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنا چاہتی ہیں

بھٹو کے پھانسی پانے کے باوجود پیپلز پارٹی ختم نہیں ہوئی

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت پی۔ این۔ اے پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی سے جمعیت علماء اسلام کی تنظیم اور ملکی صورتحال کے سلسلہ میں خصوصی انٹرویو نذر قارئین ہے۔ (الطاف)

مولانا زاہد الراشدی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت اور پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے جنرل سیکرٹری جمعیۃ کی مرکزی ٹیم کے جواں سال و فعال رہنما ہیں یوں تو آپ گذشتہ کئی سالوں سے جمعیۃ علماء اسلام کو ملک کی ایک منظم و منضبط جماعت بنانے کے لیے سرگرم عمل ہیں لیکن گزشتہ تین سالوں میں آپ نے جماعت کی تنظیم نو کے سلسلے میں بڑی تیزی سے ملک کو کھنگال کر رکھ دیا ملک کے بڑے بڑے شہروں سے لیکر دیہاتوں کے ابتدائی یونٹ تک کے جماعتی کارکنوں سے فرداً فرداً رابطہ قائم کیا۔

مولانا زاہد الراشدی ۱۹۴۸ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گکھڑ ہی میں حاصل کی درس نظامی سے دورہ حدیث تک نصرت العلوم گوجرانوالہ میں فیضیاب ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ملک کے نامور اسلامی سکالر مولانا محمد سرفراز خان صفدر اسلام پر جدید تقاضوں کے لکھی گئی بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ مانسہرہ کے نواح میں آباد سواتی برادری سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تشنگی علوم اسلامیہ آپکو دیوبند لے گئی۔ آپ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں مولانا دیوبند سے واپسی پر گکھڑ میں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے بعد ازاں یہی سلسلہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں شروع کر دیا۔ اب آپ گوجرانوالہ کی اس معروف دینی درسگاہ کے شیخ الحدیث و صدر مدرس ہیں۔

مولانا زاہد الراشدی نے ۱۹۶۹ء میں اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ لیکن ۱۹۶۲ء میں سیاسی جماعتوں پر پابندی اٹھنے کے بعد ۱۴ سال کی عمر میں آپ نے گکھڑ میں چند نوجوانوں سے مل جمعیۃ طلباء اسلام کی بنیاد رکھی بعد ازاں یہی سلسلہ گوجرانوالہ میں شروع کیا۔ اسی تگ و دو کی وجہ سے ساتھیوں کی نظر میں آ گئے اور ۶۵ء میں گوجرانوالہ جمعیۃ کے ناظم نشر و اشاعت مقرر ہوئے۔ اور پھر دو سال بعد ضلع گوجرانوالہ اور صرف ایک سال بعد لاہور ڈویژن کے سیکرٹری بنا دیئے گئے۔ اس طرح ۷۰ء تک مختلف عہدوں پر کام کرتے ہوئے آپ اسی سال جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ناظم نشر و اشاعت منتخب ہوئے اس عہدہ پر آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو ۱۹۷۶ء میں مرکزی اکابر جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت مقرر کیا۔ اور آج تک اس عہدہ پر بہ احسن سرگرم عمل ہیں۔

میں نے مرکزی راہنماؤں کے انٹرویوز کا دوبارہ سلسلہ شروع کرنے کی ابتداء کے طور پر مولانا زاہد الراشدی صاحب سے سوال و جواب کا سلسلہ جماعتی احباب کے سامنے رکھنے کا پروگرام بنایا۔ اس سلسلہ میں میں جب گکھڑ میں آپ کی رہائش پر پہنچا تو بہت سے سائلین آپ کو گھیرے ہوئے تھے۔ ان سے خاطر خواہ نپٹ کر ہم جمعیت گکھڑ کے دفتر آ گئے اور میں نے اپنا سب سے پہلا سوال جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں کر دیا۔

سوال: مولانا آپ نے جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں ملک کا ابتدائی یونٹ لے کر مرکزی سطح تک

نئی بار دورہ کیا ہے۔ کیا آپ جمعیت کی تنظیم سے مطمئن ہیں۔

جواب :۔ الطاف صاحب۔ جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے لیکن میں اس سے مطمئن بالکل نہیں۔ میرے نزدیک اس کی وجہ مزاج کی تبدیلی ہے جب تک یہ نہیں ہو گا اس وقت تک جدید تقاضوں کے مطابق ہماری تنظیم لگا نہیں کھا سکتی۔ ہمارے جماعتی حلقہ کو ولی اللہی حلقہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اس حلقہ کا مزاج تنظیمی نہیں جذباتی اور ہنگامی ہے ہمارے کارکنوں کے ایثار اور خلوص میں کوئی شبہ نہیں کسی بھی تحریک یا بامقصد ہنگامہ میں جان و مال کی قربانی دینا ان کا شعار ہے لیکن تنظیمی معاملات میں وقت اور جان و مال کی قربانی ان کے نزدیک بے وقعت سی چیز ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر چھ پشتوں تک ہم نے تحریکوں اور ہنگاموں ہی کا سامنا کیا ہے۔ یہ چیز ہمارے رگ و ریشہ میں رچ بس گئی ہے لیکن اب وقت کے تقاضے بدل گئے ہیں۔ جذباتیت اور ہنگاموں کا دور چلا گیا۔ اب نظم و ضبط کا دور ہے۔ ہم اس تبدیلی کی طرف بتدریج بڑھ رہے ہیں۔ لیکن رفتار سست ہے نئے علماء بالخصوص جمعیۃ طلباء اسلام سے آنے والے نوجوانوں میں مسائل کا ادراک نئے تقاضوں کا شعور اور کام کی جدید تکنیک سے واقفیت نسبتاً زیادہ ہے یہ ایک تسلی بخش امر ہے۔ ہمیں وقت کا ساتھ دینا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی رفتار میں تیزی پیدا کر کے تنظیم کو انتہائی مضبوط و فعال بنانا ہے۔

سوال : جمعیۃ علماء اسلام ایک سیاسی جماعت ہے اور اس کا لوگوں کے مسائل و مشکلات کے حل میں دلچسپی لینا قدرتی امر ہے۔ اس سے نمٹنے کے لیے مرکزی سطح پر سیکرٹریٹ کا وجود اور اس میں ہمہ وقت ایک ٹیم کا سرگرم عمل رہنا ناگزیر ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔

جواب :۔ مرکزی سطح پر سیکرٹریٹ کے سلسلے میں بارہا سوچا گیا ہے اور اب اس میں خاصی سنجیدگی پیدا ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ جمعیۃ کے نئے انتخابات کے بعد اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

سوال : آپ نے جمعیۃ کے پروگرام کو اس انداز میں پیش کرنے پر غور فرمایا ہے جس سے ایک طرف مزدور اور کسان اور دوسری طرف تعلیم یافتہ طبقہ بھی جمعیۃ سے متاثر ہو اور اس کا رخ کرے۔

جواب :۔ برادرم : ہماری سیاست ہمیشہ عوام کی سیاست رہی ہے اور اس میں یہ تمام طبقے آجاتے ہیں۔ ہمارے اکابر نے ہمیشہ وڈیروں جاگیرداروں، سرمایہ داروں کی بجائے نچلے طبقہ کے مفادات کی بات کی ہے۔ اور ان کی مشکلات و تکالیف کے حل کے لیے صرف سیاست کے طور پر نہیں بلکہ اپنے مشن اور فرض کے طور پر ہمیشہ علم بلند کیا پاکستان میں بھی ہماری سیاست کی بنیاد یہی رہی۔ اور اس ملک میں بھی انگریز دور کے خود کاشتہ جاگیردار، سرمایہ دار مفاد یافتہ طبقہ جن کا مقصد عیاشی لوٹ کھسوٹ اور غریبوں کا معاشی استحصال ٹھہرا کے خلاف مسلسل جہاد کیا۔ ہم نے ولی اللہی فکر کے مطابق اس نظام کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کی یہی وجہ ہے کہ جب ۷۰، ۱۹۶۹ء کے دوران ان مظالم کے خلاف عوام کے غم و غصہ کا لاوا پھٹ پڑا تو کچھ ناعاقبت اندیش جماعتوں نے اسے اسلام اور کفر کا سوال بنانے کی کوشش کی۔ اس پر کچھ علماء نے فتوے بھی صادر فرمائے لیکن جمعیۃ علماء اسلام نے اسے اسلام اور کفر کا معرکہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن جمعیۃ کی سیاست دائیں اور بائیں بازو کی مروجہ گروپ بندی سے ہٹ کر اعتدال اور توازن کی سیاست ہے ہم نے یہاں بھی خالص اسلامی نظام کی بات کی اور مزدور اور کسان کو اسلام کے مطابق ان کا حق دینے پر زور دیا یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت کی دوسری اسلامی جماعتوں سے کہیں زیادہ مزدور اور کسان حلقوں میں جڑیں مضبوط ہیں اب بھی یکم مئی کو ہماری قیادت نے کسان مزدور کے ساتھ مل کر ان کے جائز اسلامی حقوق کی بات کی۔ رہا یہ سوال کہ پڑھے لکھے طبقہ میں ہماری جماعت کا اثر تو آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ملک بھر میں وکلاء۔ صحافی، دانشوروں کی بھاری تعداد ہماری جدوجہد میں ہمارے ہم قدم ہے۔

سوال :۔ راشدی صاحب یہ حقیقت ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا نشر و اشاعت کا شعبہ جدید تقاضوں کے مطابق نہیں۔ ملکی سطح پر لٹریچر جماعتی رسائل و اخبارات کا فقدان اور جماعتی آرگن ترجمان اسلام کی اشاعت بھی اتنی بڑی پارٹی کے شایان شان نہیں۔ یہ شعبہ آپ سے متعلق بھی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کس قسم کی اصلاحی تجاویز ذہن میں رکھتے ہیں ؟

جواب :۔ اس سوال کے تین پہلو ہیں سب سے پہلا سوال یہ کہ نشر و اشاعت کا شعبہ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ میں نے ۷، ۱۹ء میں مرکزی ناظم نشر و اشاعت کا شعبہ سنبھالنے کے بعد کچھ پمفلٹوں، پوسٹروں کے ساتھ اس کی تنظیم نو کا آغاز کیا تھا۔ لیکن وسائل کی کمی اور اس سے بھی زیادہ ہمارے حلقہ میں تنظیمی مزاج کا فقدان حائل ہوا۔ اور بات آگے نہ چل سکی اس قسم کا سلسلہ باہمی رابطے اور تعاون سے چلتا ہے۔ لیکن آج میں ۷۵ء سے کچھ بہتر پوزیشن محسوس کر رہا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ مرکزی انتخابات کے بعد اس پر مزید توجہ دی جائے گی۔

دوسرا پہلو لٹریچر کا مسئلہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے دوست لٹریچر کے معاملہ میں ایک ایسی سیاسی جماعت سے مقابلہ کرتے ہیں جہاں فکر و نظر کے تمام دائرے ایک شخصیت کے گرد گھومتے ہیں اور ایک ہی شخص کے قلم سے نکلا ہوا مختلف موضوعات پر لٹریچر اس

جماعت کا طرہ امتیاز ہے۔ لٹریچر کی ہمارے ہاں بھی کوئی کمی نہیں۔ لیکن ہمارے ہاں لٹریچر شخصی نہیں ہے نہ ہم قیادت اور لٹریچر کے معاملہ میں شخصیت پرستی کو پسند کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں شروع سے قیادت میں بھی اجتماعیت رہی ہے اور اسی طرح لٹریچر کے معاملہ میں بھی ہم نے اپنے فکرو نظر کو ایک شخصیت سے منسلک نہیں کیا۔ آج جدید مسائل پر اقتصادیات و اخلاق پر آپ کو بیش بہا کتابیں مل جائیں گی جو ہمارے مسلک کے نامور سکالر مولانا حفظ الرحمن سہاروی، حامد انصاری، مولانا طیب مدظلہ نے لکھیں ہیں۔ اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ اس لٹریچر کی منظم اشاعت اور تقسیم کی جائے۔ اس سلسلہ میں بھی مکتبہ رشیدیہ لاہور ایسے ادارے آگے بڑھ کر اپنی خدمات کا اعتراف کرا چکے ہیں۔ آخری پہلو رسائل و اخبارات کا ہے جماعتی سطح پر اخبار نکالنا مشکل ہے۔ جماعت اسلامی جیسی منظم اور باوسائل جماعت بھی روزنامہ تسنیم، وفاق، کوہستان، جسارت کو پارٹی آرگن کی حیثیت میں چلا کر ناکامی کے بعد اب یہ راستہ چھوڑ چکی ہے۔ کیونکہ آج مارکیٹ میں کوئی ایسا پرچہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جس پر پارٹی لیبل ہو۔ اس کی بجائے آج کی تکنیک یہ ہے کہ کامیاب اخبارات سے ساتھ رابطہ رکھا جائے۔ خبروں کی بروقت ترسیل متعلقہ اخباری شعبوں سے مسلسل رابطہ رکھا جائے۔ ہمیں اس سلسلہ میں کافی کوشش کی ضرورت ہے۔ اب رہا مسئلہ پارٹی آرگن ترجمان اسلام کا تو یہ بحیثیت ایک پارٹی ترجمان کے ایک باوقار اور کامیاب ہفت روزہ ہے۔ دراصل ہمارے ساتھی جب اس کا مارکیٹ کے ہفت روزوں سے موازنہ کرتے ہیں تو انہیں اس میں ایک خلاء محسوس ہوتا ہے۔ وہ اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ ترجمان اسلام ایک جماعتی آرگن ہے تجارتی مارکیٹ میں نہیں۔

سوال: کافی عرصہ سے کارکن مرکزی اکابر کے دوروں کے منتظر ہیں اور اس کے علاوہ قیادت کی دوسری صف کا فقدان شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔

جواب: مرکزی اکابر تمام اکٹھے مل کر ملکی دورہ کرنے سے تو قاصر ہیں لیکن ہر مرکزی رہنما کسی نہ کسی شکل میں ملکی سطح پر دورے ترتیب دیتا ہے۔ یہ درست ہے کہ ملکی حالات، قومی اتحاد کی صورتحال کی وجہ سے تسلی بخش دورے نہ ہو سکے۔

دوسری قیادت کا جو فقدان محسوس کیا جا رہا ہے۔ وہ دراصل تین دھچکوں کا نتیجہ ہے۔ جو گزشتہ دس سال کے دوران ہمیں برداشت کرنے پڑے۔ ۶۹، ۱۹۶۸ء میں مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی کے بعد مولانا محمد اکرم مرحوم کا نام سامنے آیا تھا انہوں نے بہت جلد اپنی قیادت اور صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا تھا لیکن جلد وہ ہمیں داغ مفارقت دے گئے اس کے بعد ۷۳-۷۶ میں دوسری صف کی اچھی خاصی ٹیم بھٹو کی محبت کا شکار ہوئی ہم سے رخصت ہوئے اور قیادت کی دوسری صف خالی نظر آنے لگی۔ اس کے بعد بہت جلد بلوچستان کے مرحوم مولانا شمس الدین شہید اپنی خداداد صلاحیتوں، جرات و ہمت کے ساتھ سامنے آئے۔ اور ملک بھر کے جماعتی کارکنوں کی نظران پر ٹھہری۔ لیکن وہ بھی بھٹو کے ظلم و جبر کا لقمہ بن گئے۔ دوسری صف کے اس طرح خالی ہونے سے اس خلاء کا احساس شدید ہوتا چلا گیا۔ اس کی شدت میں اب کچھ کمی نظر آنے لگی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جنرل ضیاء الحق کی کابینہ میں بالخصوص الحاج محمد زمان خان اچکزئی حاجی فقیر محمد خان کی بے لوث خدمات انتھک جدوجہد اور جاندار کارکردگی نے جمعیۃ کے کارکنوں کی توجہات اپنی طرف مبذول کرا لی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ حضرات (اللہ تعالیٰ انہیں نظر بد سے محفوظ رکھے) دوسری صف کی قیادت کے خلاء کو پر کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

سوال: ملک میں ایک اور سیاسی جماعت اور اس کا لیڈر فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے میں مصروف ہیں آپ اس کے تدارک کے سلسلہ میں کیا تجاویز رکھتے ہیں۔

جواب: فرقہ وارانہ عصبیتوں کو ابھار کر مسلمانوں کی اجتماعی قوتوں کو کمزور کرنے کی تکنیک دراصل انگریز کے فرنگی ذہن کی ایجاد ہے جو کہ انہوں نے جنگ آزادی کو ناکام بنانے کے لیے کی تھی اور برصغیر کے روائتی رسم پرست اور غیر سیاسی علماء کو فرقہ وارانہ مسائل کی بنیاد پر آزادی پسند علماء کے مقابل لا کھڑا کیا تھا لیکن اس دور میں یہ چال ناکام رہی اور آزادی پسند علماء کامیاب ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی یہی صورتحال رہی۔ جب بھی اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں کوئی مؤثر اقدام کا مرحلہ پیش آیا۔ تو فرقہ واریت کے خوگر علماء نے اپنی روایت کو زندہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو نقصان پہنچایا۔ اور آج بھی جب ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ عمل میں آ چکا ہے اور اس پر عملدرآمد کی تکمیل کے لیے گزشتہ دو صدیوں کے کے دوران اتحاد اور اتفاق کی سب سے زیادہ اب ضرورت ہے ایسے نازک مرحلہ پر بھی رسوم پرست علماء مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو تقویت پہنچانے کی بجائے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک نہ صرف ملکی سالمیت کے نقطۂ نظر سے نقصان دہ ہے بلکہ اسلامی نظام کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے

جمعیۃ علماء اسلام نے کبھی فرقہ وارانہ بات نہیں کی۔ نہ ہی ہمارے دستور میں کوئی ایسی شق ہے جو کسی عقیدہ کے فرد کو ہمارا رکن بننے سے روکے۔ ہم صدر پاکستان سے ملک و قوم کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ اس جماعت اور لیڈر کو اپنے مکروہ عزائم میں کامیاب ہونے سے روکے اور ضابطۂ اخلاق کا پابند بنائیں۔

سوال: جمعیۃ کی طرف سے کل پاکستان نفاذ نظام مصطفیٰ کانفرنس کے انعقاد کے کیا مقاصد ہیں۔

جواب :- اکتوبر ۵، ۶ میں گوجرانوالہ میں نظام شریعت کنونشن منعقد ہوا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک ملک گیر سطح پر جمعیتہ کے کارکنوں کا کوئی ایسا اجتماع نہیں ہوسکا۔ جس کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی اس کے علاوہ گزشتہ کچھ عرصہ سے مختلف مکاتب فکر نے فرقہ وارانہ بنیادوں پر کانفرنسیں منعقد کیں۔ جس کے منفی اثرات سامنے آئے ہم جمعیتہ کی اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے سرآوردہ علماء کو دعوت دے کر اس تاثر کو زائل کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی اسلام دشمن عناصر کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انہوں نے فرقہ وارانہ عصبیتوں کے حوالہ سے اسلامی نظام کو ناکام بنانے کا جو خواب دیکھا ہے وہ شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

سوال : این، ڈی، پی سے انتہا پسند گروپ نکل جانے کے بعد اعتدال پسند گروپ کا پی۔ این۔ اے میں واپسی کا امکان ہے۔

جواب :- این۔ ڈی۔ پی سے انتہا پسند عناصر کے جدا ہونے کے بعد اس جماعت کا قومی اتحاد سے الگ رہنے کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا۔ اور اب تو این ڈی پی کا پی این اے پر حکومت میں شامل ہونے والا واحد اعتراض بھی ختم ہوگیا ہے۔

اب میرا ذہن بلوچستان کی صورتحال کی طرف لوٹ گیا اور میں نے اسی مناسبت سے سوال کیا۔

سوال : مولانا آپ نے ملک کے ہر صوبہ کا تفصیلی دورہ کیا ہے آپ کو کہیں علیحدگی پسندوں کا وجود بھی نظر آیا۔

جواب : ملک میں علیحدگی پسندوں کا کوئی وجود نہیں۔

مولانا زاہد الراشدی نے یہ مختصر جواب اتنے سکون اور اطمینان سے دیا کہ میں اس پر مزید سوال نہ کر سکا۔

سوال : کیا بھٹو کو پھانسی کے بعد پیپلز پارٹی ختم ہوگئی ؟

جواب :- یہ انتہائی غلط سوچ ہے۔ پیپلز پارٹی ملک میں موجود ہے اس لیے کہ بھٹو ایک شخص کا نام نہیں تھا۔ ایک فکر اور نظریہ کا نام تھا۔ جو آج بھی زندہ ہے۔ اور اس فکر اور نظریہ کا جواب گالی گلوچ اور جذبات سے نہیں بلکہ نظریہ اور فکر ہی سے دیا جا سکتا ہے ہمیں پیپلز پارٹی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے پسے ہوئے طبقہ میں جانا ہوگا اور بھٹو ازم کی ان کمین گاہوں کو ختم کرنا ہوگا جہاں آج بھی بھٹو ازم کے بچے کھچے جراثیم پناہ گزیں ہیں۔

سوال : کیا قومی اتحاد کا حکومت سے علیحدگی دانشمندانہ اقدام ہے۔

جواب :- پی این اے کی حکومت سے علیحدگی درست فیصلہ ہے کیونکہ اتحاد نے دو واضح مقاصد کے لیے حکومت میں شمولیت کی تھی وہ اصولی طور پر پورے ہو گئے ہیں۔ قومی اتحاد اس سلسلہ میں سرخرو ہے۔ ان کے علاوہ ایک ثانوی مقصد لوگوں کے الجھے ہوئے مسائل کا حل اور عوام کی مشکلات میں کمی کرنا تھا جس کے لیے بھی اتحادی وزراء نے انتھک محنت کی۔ لیکن صوبوں میں سول حکومت نہ بننے سے انتظامیہ کی طرف سے مطلوبہ تعاون حاصل نہ ہوسکا۔

ایسے حالات میں دو مقاصد کے پورے ہونے کے بعد حکومت سے علیحدگی دانشمندانہ اقدام ہے۔

سوال : کیا آپ موجودہ رکنیت سازی سے مطمئن ہیں۔

جواب : یہ درست ہے کہ اس دفعہ رکنیت سازی پہلے کی نسبت زیادہ ہوئی ہے لیکن جتنی ہونی چاہیے تھی اتنی نہیں ہوئی۔ اور اس کی وجہ بھی باہمی رابطہ اور دلچسپی کا فقدان ہے اور اس سلسلہ میں رکنیت کی معیاد میں توسیع ہوئی ہے جماعتی احباب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

آج کی نشست خاصی طویل ہو چکی تھی میں نے اپنے سوالات کو سمیٹتے ہوئے آخری سوال کر دیا۔

سوال : کیا موجودہ حالت میں بھی قومی اتحاد الیکشن جیتنے کی پوزیشن میں ہے۔

جواب :- قومی اتحاد کے سلسلہ میں ذہنوں میں کمزوری کے جو احساسات جنم لے رہے ہیں۔ وہ صرف عوامی رابطہ مہم کے فقدان کا نتیجہ ہے۔

گزشتہ دنوں پی۔ این۔ اے کے قائدین نے ملک کے کچھ حصوں کا دورہ کیا تو عوام نے بڑی گرمجوشی سے ان کا خیر مقدم کیا جس سے اتحاد کے بارے میں پھیلائی گئی غلط فہمیاں کم ہوگئیں۔ مجھے یقین ہے کہ قومی اتحاد کی قیادت اور کارکنوں نے اسی طرح ٹیم ورک کے جذبہ سے الیکشن مہم چلائی تو الیکشن میں کامیابی حاصل کرے گا۔

بقیہ : رواں دواں

ان یہودی انتہا پسند ساتھی اراکین کی انگلیوں پر ناچ رہے ہیں۔

امداد کی اس بندش کے بعد نہ صرف حکومت پاکستان بلکہ عوام کا رویہ حسب توقع رہا اور اب حکومت کے ساتھ ساتھ قوم بھی عہد کر چکی ہے کہ اس پرامن اٹیمی ٹیکنالوجی کے پروگرام کو پیٹ کاٹ کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

بھارت ایسا نیم سوشلسٹ ملک تو امریکہ سے اٹیمی ٹیکنالوجی حاصل کر سکتا ہے مگر پاکستان (جو کہ سیٹو۔ سینٹو اور دولت مشترکہ میں رہ چکا ہے) پرانا امریکی حلیف ہوتے کے باوجود اس سے زبردستی محروم کر دیا جائے۔ امریکہ کی یہ پالیسی مستقبل میں باقاعدہ مسلم دشمن کارروائیوں کی نشاندہی کر رہی ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان ملکوں کو اس موقع پر اتفاق قائم کرکے نہ صرف مغربی دنیا بلکہ کمیونسٹ ملکوں کے باقاعدہ مقابلے کے لیے زندگی کے ہر محاذ پر خود کفیل ہونے کی کوشش کرنا چاہیے۔

بقیہ :- اللہ والوں کی دنیا

کتاب "پنجاب کی سیاسی تحریکیں" کی ابتداء میں ہے بہت ہی زیادہ یاد آتا ہے کہ کیا ہم مسلمان زندگی بھر تاریخ سے اسی طرح گریز ہی کرتے رہیں گے اور سچ جھوٹ یا کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنا ہمارے اختیار سے بعید رہے گا۔ عذراب وقت ہے حق اور باطل میں تمیز کیجئے کھرے اور کھوٹے کو پہچانئے اہل حق کا ساتھ دیجئے اور باطل کو ٹھکرا دیجئے ورنہ

شہر شہر سے

ترتیب: قمر ہاشمی

• خلافت راشدہ کی طرز پر غیر طبقاتی معاشرہ کی تشکیل ناگزیر ہے

• اسلام محنت کشوں کے حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے

کالا شاہ کاکو میں محنت کشوں کے اجتماع سے مولانا زاہد الراشدی کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے گزشتہ روز ریان پورہ کالا شاہ کاکو ضلع شیخوپورہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی شاخ کی تشکیل کے موقع پر مزدوروں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے آج سے چودہ سو برس پہلے انسانی معاشرہ میں موجود تمام طبقاتی امتیازات کو یکسر مٹا کر خلافت راشدہ کی صورت میں ایک خالص غیر طبقاتی معاشرہ قائم کیا تھا اور آج بھی خلافت راشدہ کی طرز پر غیر طبقاتی معاشرہ کی تشکیل ہی وقت کا اہم تقاضا ہے آپ نے محنت کشوں پر زور دیا کہ وہ اسلام کا مطالعہ کریں اور گمراہ کرنے والوں کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہونے کی بجائے اس حقیقت کا پرچار کریں کہ اسلام ہی دنیا میں محنت کشوں کے حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ اجتماع سے ڈاکٹر عبد الحق تارڑ مولانا قاری محمد اکبر اور دیگر راہنماؤں نے بھی خطاب کیا اور مقامی جمعیۃ کے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ملک عطاء اللہ

نائب امیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سکندر حیات خان

ناظم عمومی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صوفی گلروز خان

ناظم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد صدیق قریشی

خازن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بابا عثمان خان

سالار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد صادق بھٹی

انتخابی بورڈ ضلع وہاڑی

۱۸ اپریل بروز بدھ دفتر جمعیۃ علماء اسلام غلہ منڈی وہاڑی میں جمعیۃ کی ضلعی مجلس عاملہ اور کنونیئرز ضلع وہاڑی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبد الستار صاحب منعقد ہوا جس میں ضلع بھر میں رکنیت سازی کا جائزہ لیا گیا۔

بعد ازاں ایک ضلعی انتخابی بورڈ کی تشکیل ہوئی جو ضلع بھر میں قصبوں اور شہروں کے انتخابات اپنی زیر نگرانی کرائے گا۔ جس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ بورڈ ۲۶ اپریل بروز جمعرات بورے والہ اور گگو [illegible] اپریل بروز جمعہ وہاڑی درچک ۵۰ میں اور ۲۹، ۲۸ اپریل بروز ہفتہ، اتوار گڑھا موڑ، ٹبہ سلطانپور، میلسی اور کرم پور میں انتخابات کی نگرانی کرے گا۔

اراکین انتخابی بورڈ ضلع وہاڑی

حضرت مولانا عبد الستار صاحب، چوہدری انور علی سفیر صاحب قاری محمد طیب صاحب، ڈاکٹر عبد الرشید صاحب راؤ ارشاد احمد خان صاحب، میاں حاجی غلام مصطفیٰ صاحب

اظہار تعزیت

مدرسہ عربیہ قادریہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ چک ۵/WB کے بانی و مہتمم حضرت قاری حافظ دین محمد صاحب کا گذشتہ روز ایک ٹرک کے حادثہ میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جمعیۃ کے دیرینہ ساتھی اور خدا ترس بزرگ تھے۔ جمعیت علماء اسلام ضلع وہاڑی کے احباب نے ان کے لیے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان کے لیے دلی ہمدردی کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ جماعتی احباب نے مخیر حضرات سے ان کے مدرسے کے لیے معاونت کی اپیل بھی کی۔ تاکہ ان کی احسن یادگار قائم رہے۔

انتخاب جھنگ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کے ناظم نشر و اشاعت چوہدری محمد عقیل ضیاء کی نگرانی میں حسب ذیل مقامات پر جمعیۃ کی ابتدائی شاخوں کے انتخابات ہوئے۔ چوہدری محمد عقیل ضیاء نے اس موقع پر مختلف مقامات پر انتخابات کے مقاصد بیان کئے جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالی عملی میدان میں جمعیۃ کے مثالی کردار کا ذکر کیا اور اس کے ماضی اور حال کی مثالیں پیش کیں جس میں جمعیۃ نے دین ملک اور قوم کے لیے بے بہا قربانیاں پیش کیں انہوں نے کہا کہ اگر اس جماعت کو ماضی اور حال کے آئینہ میں دیکھا جائے تو یہ بات روز روشن کی مانند عیاں ہے کہ اس ملک میں نظام اسلام میں قوم کی ترقی و خوشحالی کا راز مضمر ہے جس کے لیے جمعیۃ نے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا

ہے نہ کرے گی اس کے لیے قوم سے تعاون کی اپیل کی گئی۔

انتخاب موضع چک جانپور تحصیل جھنگ

سرپرست ۔۔۔۔ حکیم محمد بخش ولد اللہ بخش

صدر ۔۔۔۔۔ صوفی اللہ بخش

نائب صدر ۔۔۔ ذوالفقار ولد محمد بخش

جنرل سیکرٹری ۔۔۔۔ مطلوب حسین

سیکرٹری ۔۔۔۔ عبداللہ ولد ولی محمد

خازن ۔۔۔۔ حاجی محمد حیات ولد میاں محمود

انتخاب کلر قریشی

سرپرست ---- حق نواز

صدر ---- محمد نواز

سیکرٹری ---- غریب شاہ

خازن ---- احمد یار

انتخاب شعبہ خواتین چک جانپور - کلر قریشی

سرپرست ---- زبیدہ زوجہ محمد نواز

صدر ---- پٹھانی زوجہ اللہ بخش

سیکرٹری ---- مجیداں زوجہ مطلوب حسین

خازن ---- ستاں زوجہ خان

انتخاب موضع ٹاہلی تحصیل جھنگ

سرپرست ---- حاجی گل محمد ولد پیر بخش

صدر ---- مولوی محمد یار خطیب

نائب صدر ---- خان محمد ولد صالح محمد

سیکرٹری ---- سلطان ولد مہر خان

خازن ---- عبدالغفار

انتخاب بستی عطاء والی جھنگ صدر

اراکین جمعیۃ وارڈ ۲۰ بستی عطاء والی غلہ منڈی جھنگ صدر کا اجتماع مدرسہ مدینۃ العلوم میں منعقد ہوا۔ صدارت مفتی عبدالحلیم صاحب نے فرمائی۔ مولانا محمد یسین صاحب ناظم انتخابات جمعیۃ جھنگ نے انتخاب کا طریق کار اور دستور کی چند دفعات سے روشناس کرایا۔ مندرجہ ذیل انتخاب متفقہ طور پر عمل میں آیا۔

امیر ---- چوہدری محمد رمضان آڑھتی غلہ منڈی

نائب امیر اول ___ مولانا حافظ محمد اشرف خطیب مسجد علی ارائیں بستی۔

نائب امیر دوم ___ حکیم چوہدری لال خان صاحب

ناظم اعلیٰ ___ حافظ علیم الدین صاحب

نائب ناظم اول ___ شیخ بدر احمد انصاف ٹریڈرز

نائب ناظم دوم ___ ملک احمد علی صاحب

ناظم نشرواشاعت ___ چوہدری محمد ایوب صاحب

خزانچی ___ حافظ محمد سعید اسد صاحب

سالار ___ چوہدری دین محمد صاحب

جمعیۃ میں شمولیت

جھنگ: ۔ غلہ منڈی جھنگ صدر کے معروف سماجی کارکن و آڑھتی ملک اقبال حسین، چوہدری محمد رمضان، شیخ مظہر حسین، چوہدری شاہ دین سائیکل ورکس، غلام نبی منشی علی ارائیں کے محمد ایوب چوہدری لال نے اپنے تمام ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور کہا کہ جمعیۃ اسلام کے نفاذ، ملک کی بقاء اور قوم کی ترقی و خوشحالی کے لیے رات دن کوشاں ہے۔

چوہدری محمد عقیل ضیاء، حافظ علیم الدین حافظ عبدالغفار اور حافظ سعید نے مندرجہ بالا حضرات کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا خیر مقدم کیا۔

چوہدری عقیل ضیاء بال بال بچ گئے

جھنگ: ۔ چوہدری محمد عقیل ضیاء ناظم نشرواشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ۔ جھنگ سے لیہ جاتے ہوئے جھنگ سے ۴۰ میل دور شریف آباد کے قریب ٹریفک کے حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ آپ اپنی ذاتی کار کو خود چلا رہے تھے رات کے ۸ بجے مخالف سمت سے ایک تیز رفتار ٹرک کار سے ٹکرا گیا۔ جس سے خوفناک دھماکہ ہوا لیکن چوہدری محمد عقیل اور ان کا لڑکا محمد عمر معجزانہ طور پر زندہ و سلامت رہے۔ ان کے چہرے اور پاؤں پر معمولی زخم آئے جس کی وجہ سے اپنے گھر پر آرام کر رہے ہیں۔ ٹرک ڈرائیور کے خلاف پرچہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس نے ٹرک بھی اپنی تحویل میں لے لیا ہے کار کو کافی نقصان پہنچا۔ کار میں سوار دوسرے لوگ بھی معمولی زخمی ہوئے۔

ضروری اعلان

شکرگڑھ: ۔ تنظیم القاسم اہل سنت والجماعت شکرگڑھ کے ایک اعلان کے مطابق علماء حق اہلسنت والجماعت دیوبند کا تاریخی کردار اور تاریخ کے آئینہ میں چارٹ بہت کم تعداد میں رہ گئے ہیں۔ ضرورت مند حضرات ۵/۱ روپے ڈاک ٹکٹ دفتر تنظیم القاسم اہل سنت والجماعت شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ کے نام بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

آزاد جموں و کشمیر

آزاد جموں و کشمیر طبی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل ضلع میرپور و جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر ضلع میرپور کے امیر ڈاکٹر اخترالزمان غوری نے شہر لاہور میں ہونے والی کل پاکستان نظام مصطفےٰ کانفرنس کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ اس کانفرنس میں جہاں تمام مکاتب فکر کے علماء کو مل کر بیٹھنے کا موقع ملے گا وہیں مذہبی اتحاد کے لیے بھی سنگ میل ثابت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان و آزاد کشمیر کے عوام پورے ایمانی جذبہ سے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے کوشش کریں گے۔ قوم نے ہر موقعہ پر اسلام کے لیے قربانیاں دی ہیں اور آئندہ بھی کسی صورت میں اس سے گریز نہیں کرے گی۔ انہوں نے اکابر حق پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کانفرنس کے انعقاد کے فیصلہ کو سراہا۔

انتخاب مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال

سرپرست ---- حاجی مولا بخش مغل

امیر ---- چوہدری محمد جمیل راجپوت

نائب امیر ۱ ---- ڈاکٹر محمد وارث مغل

نائب امیر ۲ ---- حاجی محمد قوم رانجھا

ناظم عمومی ---- محمد بشیر صاحب جنجوعہ

ناظم ---- حکیم محمد اکرام کھوکھر

ناظم ۲ ---- چوہدری محمد الیاس راجپوت

خازن ---- حاجی مختیار احمد مغل

ناظم نشریات ---- مولانا عطاء اللہ خطیب جامع مسجد شکرانی

سالار ---- میاں محمد حنیف جنجوعہ

مردان حلقہ امازئی

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ امازئی کی مجلس عمومی کا اجلاس بمقام شہباز گڑھ زیر صدارت نائب امیر مولانا محمد اسرار صاحب منعقد ہوا جس میں حلقہ کے تمام اراکین شریک ہوئے مولانا لطف الرحمن امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کے علاوہ اراکین کو ہدایت کی کہ نئے انتخاب کے بعد اپنے حلقہ کا تفصیلی دورہ کرکے مسلمانوں کو اسلامی قوانین کی افادیت سے روشناس کرائیں اس کے بعد حافظ گل رحیم صاحب ناظم اعلیٰ مردان نے جمعیۃ کے مختلف ادوار کا تفصیلی جائزہ لیکر موجودہ دور میں جمعیت کی اہمیت اور اس کے لیے نئے ولولے سے کام کرنے پر زور دیا آخر میں حلقہ کے لیے مندرجہ ذیل تنظیم عمل میں لائی گئی۔

امیر۔ حضرت مولانا فضل باری صاحب بخشالی
نائب امیر ۱ء۔ فردوس خان صاحب گڑھی
۲ء مولانا معین الدین صاحب رستم
ناظم اعلیٰ۔ صاحبزادہ عبداللطیف گلباڑہ
ناظم ۱ء حافظ عصمت اللہ صاحب بخشالی
ناظم ۲ء مولانا عبدالباقی صاحب گمبت
خزانچی۔ حاجی محمد اکبر خان صاحب شہباز گڑھ
سالار۔ حاجی اکبر صاحب گڑھی اسماعیل زائی۔

قاتلوں کو گرفتار کیا جائے

غوث پور۔ جمعیۃ علماء اسلام غوث پور ضلع جیکب آباد کے سرگرم کارکن محمد عثمان اوگاہی نے ایک بیان میں بلوچ خان شہید ایڈووکیٹ (ممتاز راہنما جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد) کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرنے اور انہیں قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کے راہنما بلوچ خان شہید ایڈووکیٹ کے قتل کیے جانے کے بعد بڑی کوشش اور مظاہروں کے نتیجہ میں چند گرفتار کر لیے گئے لیکن قاتلوں میں کچھ دندناتے پھرتے ہیں ان کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

ضلع اٹک کے ناظم دفتر کی تقرری

جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک کے مرکزی دفتر خان مارکیٹ حضرو میں مولوی محمد اکرم شاہ کو ناظم دفتر مقرر کیا گیا ہے۔ دفتر کے افتتاح کے موقع پر جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک کے امیر مولانا سکندر خان اور مولانا محمد صابر نے خطاب کرتے ہوئے کہا پنڈی سرال میں زہریلی گیس سے ہلاک ہونیوالوں اور راولپنڈی میں بارود سے ہلاک شدگان کے لیے دعاء مغفرت اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کی گئی۔

ناظم دفتر۔ دفتری اوقات میں جماعتی کام کے لیے موجود رہیں گے۔

اجلاس مالاکنڈ ایجنسی

پاکستان قومی اتحاد مالاکنڈ ایجنسی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۵ اپریل ۹،۶ کو بمقام بٹ خیلہ راحت خان منڈی بوقت ۱۰ بجے صبح زیر صدارت عبدالہاشم خان صدر قومی اتحاد مالاکنڈ ایجنسی منعقد ہوا۔ اجلاس میں قومی اتحاد مالاکنڈ ایجنسی کے رہنماؤں نے تازہ ترین سیاسی صورتحال اور ایجنسی کے عوام کو درپیش مسائل پر غور کیا گیا۔ اجلاس نے مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کیں۔

اجلاس میں امریکی امداد بند کرنے پر کارٹر حکومت کی شدید مذمت کی گئی اور عوام پر زور دیا گیا۔ کہ وہ امریکی چیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے متحد ہو جائیں۔

اجلاس نے راولپنڈی کے سانحہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور اسے ایک قومی المیہ قرار دیا۔ اور مطالبہ کیا کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور متاثرین کو مالی امداد فراہم کی جائے۔

اجلاس میں مالاکنڈ انتظامیہ کے سربراہ پر شدید نکتہ چینی کی گئی اور پولیٹیکل ایجنٹ پر الزام لگایا گیا کہ وہ پیپلز پارٹی مالاکنڈ ایجنسی کے سابق نام نہاد سینیٹر اور قومی اسمبلی کے شکست خوردہ امیدوار مسٹر لعل محمد خان تھانہ کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے اور اس کے اشارے پر غنڈہ اور شرپسند عناصر کی دھڑا دھڑ رہائی کی مذمت کی اجلاس میں پولیٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ ایجنسی سے غیر جانبدار رویہ اختیار کرنے اور پیپلز پارٹی کے غنڈوں کی پشت پناہی ترک کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مالاکنڈ لیویز کو بھی راشن الاؤنس اور دیگر مراعات دی جائیں

اجلاس میں ایجنسی کے قومی اتحاد کے مندرجہ ذیل عہدیداروں نے شرکت کی۔

(۱) صدر قومی اتحاد مالاکنڈ ایجنسی عبدالہاشم خان (۲) جنرل سیکرٹری محمد شعیب خان (۳) ڈاکٹر عثمان غنی صاحب (۴) حاجی اکرام الحق صاحب (۵) راحت خان (۶) حاجی زر باز خان (۷) مولانا مسعود گل صاحب (۸) ڈاکٹر غلام نبی صاحب۔

جمعیۃ میں شمولیت

مولانا محمد دل پذیر خطیب ہلاں کی راہنمائی میں علاقہ ہلاں کی بااثر شخصیات سابق چیئرمین یونین کونسل چوہدری برکت اللہ، چوہدری رحمت خان محمد، چوہدری غلام محمد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کی ہے۔

پھالیہ جمعیۃ کے صدر قاری محمد طیب اور جنرل سیکرٹری قاری عبدالباقی نے ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

شمولیت

گاؤں عباس خیلے کے علاقہ سرڈھیری میں صدر قاسم جان اور جنرل سیکرٹری انور خان نے تنظیمی دورہ کیا اور لوگوں کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی سید رحمان، شمشاد خان، عزیز الرحمن، رسول خان نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ انہوں نے مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کیا۔

دستیاب ہے

ہفت روزہ خدام الدین اور ترجمان اسلام مرکزی جامع مسجد جڑانوالہ الغول دواخانہ سے ہر وقت دستیاب ہے۔

صوفی محمد علی ایجنٹ خدام الدین،
ترجمان اسلام۔ جڑانوالہ

تبدیلی نام

ترجمان اسلام کی وساطت سے میں اپنے کرم فرماؤں

دوستوں سے عرض گزار ہوں کہ میں نے اپنا نام حضور بخش تبدیل کرکے عبید اللہ رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ مجھے عبید اللہ نام سے پکارا جائے اور لکھا جائے۔
عبید اللہ ٹانوری لیاقت پوری متعلم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم خانپور۔

مولانا مفتی محمود کا فیصلہ جمہوری روایات کے عین مطابق ہے (مولانا سعید گل کا بیان)

امیر جمعیۃ العلماء اسلام مرزا ڈھیر اور قومی اتحاد شولگرہ کے پریس سیکرٹری مولانا سعید گل نے ایک بیان میں قائد جمعیۃ اور قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود کے اس تاریخی اعلان کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ جس کے تحت انہوں نے قومی اتحاد میں شامل سیاسی پارٹیوں کے وزرا کو واپس بلا لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام ہر لحاظ سے جمہوری روایات کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد نے جس مشن کی تکمیل کے لیے حکومت میں شامل ہونے کی صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی پیشکش کو قبول کیا تھا۔ وہ مشن اب پورا ہو گیا ہے۔

مولانا نے کہا کہ قومی اتحاد کے سربراہ کے اس تاریخی اعلان سے ان سیاسی جماعتوں کی آنکھیں کھل گئی ہوں گی جو اٹھتے بیٹھتے سوتے اور جاگتے یہی خواب دیکھتے رہتے کہ کہیں قومی اتحاد کرسی اقتدار سے چمٹ نہ جائے۔ مولانا سعید گل نے کہا کہ مولانا نورانی اور اس قبیل کے دیگر سیاستدانوں کے تمام خدشے بے بنیاد ثابت ہوگئے اور اب مزید کیچڑ اچھالنے کے لیے ان کے پاس کوئی بہانہ نہ رہا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مولانا شاہ احمد نورانی آٹھ ماہ تو کیا آٹھ دن کے لیے بھی وزارت میں شامل ہوتے تو اس کے عوض ہمیشہ ہمیشہ پارٹی اور صدارت دونوں کو خیر باد کہہ دیتے۔ کیونکہ ماضی میں بھی وہ وزیر بننے کے شوق میں صرف سینیٹر بن کر رہ گئے تھے۔ اور بس!!------

حلقہ سہراب گوٹھ کی تشکیل

کراچی:۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی غربی حلقہ حسن کالونی سہراب گوٹھ کے ارکان کا ایک انتخابی اجلاس حاجی جنت گل کی زیر صدارت منعقد ہوا کراچی غربی کے کنوینر مولانا نور الھدیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام ایک انقلابی مذہب ہے اور حیات انسانی کے ہر شعبہ پر حاوی ہونے کی وجہ سے یہ نظام دوسرے نظاموں سے ممتاز ہے انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس پروگرام کی حامل تنظیم ہے یہ شاہ ولی اللہؒ کی تحریک انقلاب کی ایک کڑی ہے۔ جمعیۃ ہی وہ واحد تنظیم ہے جو کہ سیاست کو دین کے تابع رکھتی ہے۔ اجلاس کے آخر میں حلقہ سہراب گوٹھ حسن کالونی کا انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست ---- عزا خان
امیر ------ حاجی جنت گل
نائب امیر اول ---- حاجی پیرداد خان
نائب امیر دوم ----- نورنگ خان
ناظم عمومی ------ میاں گل
ناظم اول .... سور گل
ناظم دوم ...... گل آغا
خازن ...... حاجی پائندہ گل خان
ناظم نشریات ...... محمد اشرف
سالار ...... میاں گل
ناظم دفتر .... گل خان

رسالپور کا اجلاس

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام رسالپور کا ایک غیر رسمی اجلاس منعقد ہوا۔ اتفاق رائے سے حسب ذیل عہدیداران منتخب کیے گئے اور مندرجہ ذیل قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔

صدر .... ابو البدر محمد عمر بلیاوی
نائب صدر اول ...... شیرداد خان جنرل مرچنٹ
نائب صدر دوم ...... یوسف شاہ صاحب
جنرل سیکرٹری ..... حاجی اسلام الدین صاحب
جوائنٹ سیکرٹری و خزانچی ـــ محمد زمان خان صاحب

قراردادیں

(۱) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈومیسائل بنوانے کے سلسلے میں مہاجر اور مقامی کے امتیاز کو بالکل ختم کر دیا جائے۔

(۲) رسالپور میں سول آبادی میں سوئی گیس نہیں پہنچائی گئی ہے۔ جس سے عوام کو سخت تکلیف ہے۔ براہ نوازش یہ تکلیف دور کی جائے۔

(۳) یہ اجلاس جناب صدر ضیاء الحق صاحب اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب کو شرعی حدود نافذ کرنے کی کوششوں کو سراہتا ہے۔

(۴) یہ اجلاس سپریم کورٹ کے متفقہ فیصلے کے خلاف آواز اٹھانے والوں کی مذمت کرتا ہے۔ اور اس کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت تصور کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس حکومت اور جناب مفکر اسلام مفتی اعظم مولانا مفتی محمود صاحب کی توجہ مبذول کراتے ہوئے اپیل کرتا ہے کہ ملک کے اکثر و بیشتر حصے میں مساجد کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ان کی مرمت کی طرف خاص توجہ فرمائی جائے۔ خصوصیت سے نوشہرہ کلاں نزد پاور ہاؤس اور کچہری کی مسجد کی حالت نہایت ابتر ہے۔ نہ امام صاحب اور نہ مؤذن کا بندوبست ہے۔ خصوصی توجہ کی محتاج ہے۔

قرارداد مذمت

جمعیۃ علماء اسلام شہر وہاڑی کی مجلس شوریٰ نے بھارت کے شہر جمشید پور میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور قتل عام پر ہندوستان کی حکومت کی شدید مذمت کی ہے۔ اپنی قرارداد میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق، اسلامی سیکرٹریٹ رابطہ عالم اسلامی اور پوری دنیا کے مسلمانوں سے خصوصاً اپیل کی ہے کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے بھارت میں بے گناہ مسلمانوں کے قتل عام کو بند کرائیں۔

لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کے خاتمہ کیلئے جلد ہی تحریک کا آغاز کر دیا جائے گا

جاوید ابراہیم پراچہ

تنظیمی سرگرمیوں میں زیادہ توجہ دیجئے (ظہیر میر)

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر جاوید ابراہیم پراچہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ طلباء خود کو لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کو بدلنے کے لیے تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ عنقریب ہی پورے ملک کا تفصیلی دورہ کر کے اس نظام تعلیم کے خلاف منظم جدوجہد کا آغاز کریں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے صدر ظہیر میر نے صوبہ پنجاب کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ ہنگامی پروگراموں پر زیادہ وقت ضائع کرنے کی بجائے تنظیمی امور پر زیادہ توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہفتہ روزہ درس قرآن کا اہتمام باقاعدگی سے رکھیں۔ لائبریریاں قائم کریں اور دفتری معاملات پر زیادہ توجہ دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی جماعت کی زندگی کو فقط اس کی تنظیمی صلاحیتوں سے جلا ملتی ہے۔ اسی لیے کارکنوں کو چاہیے کہ وہ تنظیمی معاملات پر زیادہ توجہ دیں۔

ضلع تھرپارکر

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع تھرپارکر کا ایک اجلاس گذشتہ روز ضلعی دفتر میرپور خاص میں ضلعی کنوینر محمد شاہد راجپوت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ لائحہ عمل طے کیا گیا۔ اور مرکزی قائدین کے دورے کو آخری شکل دی گئی۔

خانپور

جمعیۃ طلباء اسلام خانپور کا ایک اجلاس حافظ عبید اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سعید احمد شاہین نے علماء حق کی قیادت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح شیخ الہند اور مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے فرنگی کے خلاف جہاد کیا۔ اب موجودہ دور کی اہم شخصیتیں مولانا محمد عبد اللہ درخواستی اور مولانا مفتی محمود ہیں جنہوں نے موجودہ دور میں بیش بہا قربانیاں دی ہیں اجلاس سے محمد صفدر چوہدری اور حافظ عبدالرزاق نے خطاب کیا۔

شور کوٹ

جمعیۃ طلباء اسلام شور کوٹ کا ایک اجلاس شبیر محمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ شیخ شکیل احمد نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں گورنمنٹ کالج شور کوٹ شہر کی سٹوڈنٹس یونین کے صدر منظور حسین قیصر نائب صدر محمد حنیف چوہدری نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا ان کے علاوہ گورنمنٹ ہائی سکول شور کوٹ کے طالب علموں عبدالستار ندیم محمد انور، شبیر احمد، ممتاز حسین اور محمد اقبال نے بھی جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر شمولیت کا اعلان کر دیا۔ جمعیۃ کے راہنماؤں شیخ شکیل احمد، شبیر محمد اور گلزار احمد نے ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

اکوڑہ خٹک

جمعیۃ طلباء اسلام دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ گزشتہ روز منعقد ہوئی جس کا عنوان تھا "علماء دیوبند کے کارنامے" مذاکرہ میں جناب فضل عظیم، محمد ادریس ایم۔ اے اور لعل رحمٰن نے حصہ لیا۔ اجلاس کی صدارت جمعیۃ کے صدر فضل محمد نے کی مہمان خصوصی مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی استاد دارالعلوم حقانیہ تھے۔ مہمان خصوصی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء دیوبند کے کارناموں پر مشتمل کتاب مرتب کی جائے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کے کون کون سے کارناموں اور کون سے فرد کا ذکر کیا جائے۔ کیونکہ دیوبند کا ہر سپوت اپنی ایک مستقل اور زندہ تابناک تاریخ رکھتا ہے۔

انتخاب میرک ضلع خیرپور

صدر .... منیر احمد سومرہ
نائب صدر .... غلام اکبر ہجڑاہ
ناظم عمومی .... محمد فاروق شیخ
ناظم .... عبدالعزیز کلوڑ
ناظم اطلاعات .... محمد ادریس سومرہ
ناظم مالیات .... الہورایہ
ناظم دفتر .... عبداللہ بلوچ

محلہ شریف پورہ گوجرانوالہ شہر

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے نائب صدر عبدالوحید شہزاد نے ملّا آ... ی محلہ محمد شریف کا تنظیمی دَورہ کیا۔ وہاں ان کی نگرانی میں ایک کنوینِنگ باڈی تشکیل دی گئی جو ایک ماہ کے اندر معاونت سازی مکمل کر کے انتخاب کرائے گی۔ کنوینِنگ باڈی درج ذیل ہے۔

صدر۔ قمر جاوید سیکرٹری۔ محمد اقبال۔

معاونین غلام مصطفیٰ، محمد ارشد، شکیل احمد،

ضلع سیالکوٹ

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سیالکوٹ کی تمام شاخوں کے صدور کا ایک اہم اجلاس دفتر جمعیۃ طلباء اسلام شکرگڑھ میں ضلعی نائب صدر محمد اعظم خاںؒ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلع کی تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ لائحہ عمل بھی مرتب کیا گیا اجلاس میں ایک دَورکنی وفد تشکیل دیا گیا جو کہ پورے ضلع کا ہنگامی دورہ کرے گا۔ اس وفد میں ضلعی نائب صدر محمد اعظم خاں اور ضلعی جنرل سیکرٹری محمد افضل شامل ہوں گے۔ دورہ حسب ذیل ہوگا۔

۱۴ مئی صبح ۹ بجے پسرور ۱۲ بجے دوپہر ڈسکہ ۳ بجے سمبڑیال۔ ۱۱ مئی بروز جمعہ ۹ بجے صبح سیالکوٹ تین بجے نارووال۔ ۱۸ مئی ۱۰ بجے دودصو چک۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر ماہ کے وسط میں ضلعی شاخوں کے صدور کا اجلاس ہوا کریگا جس میں تمام صدور اپنی ماہانہ رپورٹیں پیش کیا کریں گے۔

ضلعی مجلس عاملہ کا اجلاس ہر ماہ کے تیسرے ہفتہ میں ہوا کرے گا۔

جرواد سندھ

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام جرواد کی مجلس عمومی کا ایک انتخابی اجلاس مولانا محمد ابراہیم انصاری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

سرپرست : ... مولانا محمد ابراہیم انصاری
صدر ... عبیداللہ بھٹو
نائب صدر ... عبدالحمید چنڑ
ناظم عمومی ... عبداللطیف سومرو
ناظم ... نذیر احمد چنڑ
ناظم نشر و اشاعت ... عبدالرزاق
ناظم مالیات ... نوراللہ نور
ناظم دفتر ... نثار احمد

انتخاب ضلع کوہاٹ

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع کوہاٹ کی مجلس عمومی کا ایک انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا امیر محمد خان نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر ... حصام الدین
نائب صدر ... رحیم داد
نائب صدر ... ولی محمد
ناظم عمومی ... مختار الدین
ناظم ... بہروز خان
ناظم نشر و اشاعت ... عبدالجلیل پراچہ
ناظم مالیات ... سیف اللہ شاہ
سالار ... غلام محمد

انتخاب شہر کوہاٹ

صدر ... عبدالجلیل
نائب صدر ... سرانجام
ناظم عمومی ... محمد صدیق
ناظم ... محمد عباس
مالیات ... مختار الدین
ناظم نشرو اشاعت ... حصام الدین

خلافت راشدہ کانفرنس

جمعیۃ طلباء اسلام باغبانپورہ کے زیر اہتمام جامع مسجد اہل سنت والجماعت جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور میں مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ مئی کو خلافت راشدہ کانفرنس ہوگی تفصیلات کا انتظار فرمائیں۔

توجہ فرمائیں

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ طلباء کی ڈائری کے لیے اپنی خبریں صاف اور خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر بھیجیں۔ اور خبر صرف اُردو میں ہی لکھ کر بھیجیں دوسری کسی زبان میں خبریں ارسال نہ کریں۔

منجانب

حافظ ظفر یٰسین بٹ سیکرٹری اطلاعات
جمعیت طلباء اسلام پنجاب

خوبصورت بیج

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کا للّٰہ الامر کا خوبصورت بہترین پلاسٹک بیج تیار ہو چکا ہے۔ فوراً رابطہ کیجئے۔ تعداد محدود ہے۔ قیمت پہلے پہنچنے کے بعد بیج ارسال کئے جائیں گے۔

قیمت فی بیج ——— ڈیڑھ روپیہ

رابطہ: دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان
۸/۴ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔